اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ قادیان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

دسمبر 2009ء

فتح 1388ہش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں اسکی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔“

جلسہ سالانہ قادیان مبارک ہو

فٹبال کوچنگ کلینک ۲۰۰۹ء کے
افتتاح کے موقع پر مکرم مولانا
محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ
و امیر مقامی قادیان خطاب
فرماتے ہوئے۔

اس موقع پر
مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
خطاب کرتے ہوئے۔

اس کیمپ میں ٹریننگ دینے والے
انٹرنیشنل کوچز کے ساتھ محترم صدر
صاحب صدر انجمن احمدیہ ، محترم
ناظر صاحب اعلیٰ ، محترم ناظر صاحب
امور عامہ اور محترم صدر صاحب
خدام الاحمدیہ کی گروپ فوٹو

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

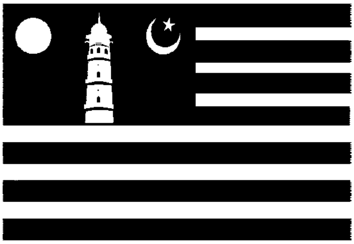

''قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی''
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 28. فتح 1388 ہش / دسمبر 2009ء شمارہ 12

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔ انفاخ النبی ﷺ 2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام 3
☆ از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4
☆ اداریہ 5
☆ جلسہ سالانہ روحانی ترقی کا ذریعہ 6
☆ غلطیاں جو کامیاب ہو گئیں 13
☆ اختلاف 16
☆ حاصل مطالعہ 19
☆ جلسہ سالانہ کی غرض و غایت 23
☆ رپورٹ پانچ روزہ فٹ بال کیمپ 25
☆ یادِ رفتگاں 26
☆ بعض اعلانات 27
☆ کوئز کمپٹیشن برائے اطفال 29
☆ ملکی رپوٹیں 30
☆ وصایا 20051 تا 20068 31
☆ THE SIGHNS OF LUNAR AND SOLAR ECLIPSES 40

انما المؤ منون اخوۃ

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : مصباح الدین نیّر

دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے بیرون ملک :40 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

امَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ كُلٌّ امَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۔ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا۔ وَاغْفِرْ لَنَا۔ وَارْحَمْنَا۔ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (البقرہ:286،287)

ترجمہ: جو کچھ بھی اس رسول پر اس کے ربّ کی طرف سے نازل کیا گیا۔ اس پر وہ خود بھی ایمان رکھتا ہے اور مومن بھی ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیا اور ہم دل سے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور ان کی یہ دعا ہے کہ اے ہمارے ربّ! ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص پر اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ جو اس نے اچھا کام کیا وہ اس کے لئے نفع مند ہوگا اور جو اس نے برا کام کیا ہوگا وہ اس پر وبال بن کر پڑے گا۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! اگر ہم بھول جائیں یا کوئی غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دینا اور اے ہمارے ربّ! ہم پر اس طرح ذمہ داری نہ ڈال جس طرح تو نے ان لوگوں پر ڈالی تھی جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اسی طرح اے ہمارے ربّ ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔ ہم سے درگزر کر ہمیں بخش دے ہم پر رحم کر۔ تُو ہمارا مولا ہے پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

انفاخ النبی ﷺ

مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ آخرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِىْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

ترجمہ: جس نے رات کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں تو وہ دونوں آیات اس کے لئے کافی ہوگئیں۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ باب فضل سورۃ البقرۃ)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں

''ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے۔ وہ کمزور سے محبت کرے۔ مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے، تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا، بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے، حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی۔ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے۔ مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔ بعض وقت انسان جانور۔ بندر یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نا مبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق و نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (آل عمران :56) مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں، کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔

بدکاری، فسق و فجور سب گناہ ہیں۔ مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے جو یہ جال پھینکا ہے اس سے بجُز خدا کے فضل سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے۔ مثلاً بازیگر نے دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان کر دیتا ہے کہ

چالیس ہاتھ کی ماری ہے۔اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں۔اس لئے چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ درویش، مولوی، قصّہ گو، واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 264۔ 265۔جدید ایڈیشن)

از افاضات سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ دُعا ترقی کے حصول کے لئے اُبھارتی رہتی ہے۔ کیونکہ اس دُعا کے ساتھ ایک انسان اللہ تعالیٰ سے یہ کہتا ہے کہ مجھے ایسے راستے پر چلا جہاں میرے تمام کام جائز ذرائع سے ہی ہوں

”اِھْدِنَــا الـصِّـرَاطَ الْمُسْتَقِیْم کی دعا میں ہم اس حوالے سے دعا مانگتے ہیں اور مانگنی چاہئے کہ اے اللہ! تُو ہمیں ایسے راستے پر چلا، اس طرح ہماری راہنمائی فرما جو اچھا راستہ بھی ہو۔ نیکی کی طرف لے جانے والا راستہ بھی ہو اور پھر ہم اس پر چل کر نیکی کو حاصل بھی کر لیں۔صرف راستے کی نشاندہی نہ ہو جائے بلکہ ہم اس پر چلتے رہیں اور نیکی کو حاصل بھی کرلیں۔اور پھر یہ کہ اپنے اس مقصود کو یعنی نیکی کو جلدی حاصل کرلیں اور اس کے بعد پھر مزید اگلے رستوں پر چلنا شروع کر دیں۔ پس اس دُعا کے ساتھ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا۔ایک مومن کبھی تسلّی پکڑ کر نہیں بیٹھ سکتا۔ بلکہ کوشش کرے گا کہ ہمیشہ روحانیت میں بھی آگے بڑھے اور دنیاوی ترقیات میں بھی نئی منزلیں حاصل کرے۔ دنیاوی ترقیات میں تو ہم عموماً آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور بڑی شدید کوشش کر رہے ہوتے ہیں لیکن روحانیت میں اس لحاظ سے کوشش نہیں ہو رہی ہوتی۔ بہرحال اس دعا میں روحانی بھی اور مادی بھی دونوں طرح کی کوششوں کا ذکر ہے۔دوسرے اس دعا میں رہبانیت کا بھی ردّ ہے۔ جو کہتے ہیں کہ فقیر بن گئے، علیحدہ ہوگئے، دنیا سے کٹ گئے اس کا بھی ردّ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تو پیدا کر کے ساتھ ہی اپنی بے شمار نعمتیں بھی پیدا کی ہیں۔اس دعا میں ان کے حصول کی کوشش کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔اس کا مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جو ساری نعمتیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا کی ہیں جو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے۔اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ دنیا سے کٹ جایا جائے۔

پھر جیسا کہ مَیں نے کہا دنیاوی میدان کے علم و معرفت میں ترقی کی دعا بھی ہے۔ روحانی میدان میں آگے بڑھتے چلے جانے کی اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے لئے بھی یہ دعا ہے اور ہدایت کیونکہ صرف خدا تعالیٰ ہی دے سکتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى (البقرۃ:121) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔اس لئے یہ دعا بھی سکھائی کہ کسی بھی معاملے میں ہدایت حاصل کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ اِھْدِنَـا الـصِّـرَاطَ الْمُسْتَقِیْم ہمیں سیدھے راستے پر ہدایت دے۔ ہر چیز جو مانگی جارہی ہے اس کے لئے جو راستے معین ہیں ان کی طرف ہدایت دے تاکہ ہم ان پر صحیح طرح چل بھی سکیں، ان کو حاصل بھی کر سکیں اور نہ صرف حاصل کر سکیں بلکہ جلد از جلد حاصل کر سکیں۔تو یہ دُعا ترقی کے حصول کے لئے ابھارتی رہتی ہے۔ کیونکہ اس دُعا کے ساتھ ایک انسان اللہ تعالیٰ سے یہ کہتا ہے کہ مجھے ایسے راستے پر چلا جہاں میرے تمام کام جائز ذرائع سے ہی ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے ایک منزل پر پہنچ جاؤں تو اگلی منزل کی طرف راہنمائی فرما تاکہ بغیر وقت کے ضیاع کے اگلی منزلوں کی طرف بھی رواں دواں ہو جاؤں اور منزلوں پر منزلیں طے کرتا چلا جاؤں۔“ (خطبہ جمعہ 13 فروری 2009ء)

اداریہ::

رشتہ اخوت کی نایاب مثالیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ سے فیضیاب ہو کر ہر اُس رنگ میں رنگین ہو گئے جو نبی رحمت ﷺ نے اُن کے اُوپر چڑھانا چاہا اور اس طرح سے وہ پستی کے انتہائی نقطہ سے بلندی کے بالائی درجہ تک پہنچ گئے۔ روحانی، اخلاقی، دینی، دنیاوی، تمدنی، سماجی غرض ہر لحاظ سے اُنہوں نے اعلیٰ معیار قائم کئے اور ایسی مثالیں قائم کیں جو ہر لحاظ سے مکمل اور کامل ہیں اور کیوں نہ ہوں اُن میں ایک ایسے رسول نے نزول فرمایا تھا جو کاملیت کے نقطہ انتہا سے بھی اُوپر تھا اور جس کی رسائی سدرۃ المنتہیٰ تک تھی۔

انہی عظیم معیاروں میں سے جو صحابہ کرامؓ نے قائم کئے ایک معیار رشتہ اخوت کا بھی ہے۔ ان عظیم انسانوں نے رشتہ اخوت کی وہ مثالیں قائم کیں ہیں جو منفرد اور نایاب ہیں اور ناممکن ہے کہ ایسی مثالیں تاریخ ادیان میں کہیں سے بھی ہم نکال سکیں۔ کجا یہ کہ خاندان کے افراد آپسمیں کسی معمولی رنجش کی بناء پر بھی سالہا سال تک برسر پیکار رہتے تھے اور کجا یہ کہ وہ آپسمیں گرمجوش بھائی بن گئے اور **انما المؤمنون اخوۃ** (الحجرات:۱۱) کی عملی تصویر بن گئے۔ اس ضمن میں تاریخ اسلام میں بے شمار واقعات پائے جاتے ہیں اور انہی میں سے ایک تاریخی واقعہ مواخات کا واقعہ ہے۔ اس تعلق سے حضرت مرزا بشیر احمد ایم۔اےؓ اپنی کتاب ''سیرۃ خاتم النبیین'' میں لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز فرمائی کہ انس ابن مالک کے مکان پر انصار و مہاجرین کو جمع فرمایا اور باہم مناسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے دو دو کا جوڑا بنا کر انصار و مہاجرین کے کم و بیش نوے اشخاص کے درمیان باقاعدہ رشتہ اخوت قائم کر دیا۔ اس سلسلہ مواخات پر طرفین کی طرف سے جس محبت اور اخلاص اور وفاداری کے ساتھ عملدرآمد ہوا وہ آجکل کی حقیقی اخوت کو بھی شرماتا ہے۔ انصار و مہاجرین بھائی بھائی کیا بن گئے گویا ایک جان دو قالب ہو گئے۔''

اسی مواخات کے سلسلہ میں حضرت عبدالرحمان ابن عوف کو حضرت سعد ابن الربیع کا بھائی بنایا گیا تھا۔ سعد نے اپنے سارے مال و متاع میں سے گن گن کر نصف حصہ عبدالرحمان ابن عوف کے سامنے پیش کر دیا اور جوش محبت میں یہاں تک کہہ دیا کہ میری دو بیویاں ہیں، میں اُن میں سے ایک کو طلاق دیتا ہوں پھر جب اس کی عدت گزر جائے تو تم اُس سے شادی کر لینا۔ حضرت عبدالرحمان ابن عوف نے کہا کہ نہیں یہ سب تم کو مبارک ہو مجھے صرف بازار کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ اُنہوں نے تجارت شروع کی اور بہت جلد متمول انسان بن گئے۔

یہ تھے رشتہ اخوت کے وہ معیار جو ان اصحاب و احباب نے قائم کر کے ہماری رہنمائی کے لئے چھوڑے۔ احباب جماعت احمدیہ میں اسی قسم کے معیار قائم کرنا اور رشتہ اخوت کی مضبوط لڑی میں پرونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم خواہشات میں سے تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اس کا ایک عظیم الشان مقصد بھی حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ''اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں''۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرامؓ کے معیاروں کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ سالانہ قادیان کی برکت سے ہمارے رشتہ اخوت کر مضبوط سے مضبوط کرنے کی سعادت بھی نصیب کرے۔ آمین (عطاء المجیب لون)

جلسہ سالانہ
رُوحانی ترقی کا ذریعہ

از: مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان

مذاہب عالم، اُن کی الہامی کُتب، صحائف، اور روایات میں مصلح آخرزمان، کلکی اوتار احمد علیہ السلام کی خوشخبریاں آج تک موجود ہیں۔ کلکی اوتار کے زمانے کی علامات، اس کی صداقت کے دلائل ونشاناتِ بینہ کا بیان تفصیل سے ہوا ہے۔ وہ پیش خبریاں، نشان وعلامات حضرت امام مہدی، مسیح موعود، کلکی اوتار احمد علیہ السلام کی ذاتِ اقدس میں اور آپ کے زمانہ کلیگ میں جمع ہوگئے۔ جو خداوند کریم نے اپنے پیغمبروں، رسولوں، اوتاروں اور مصلحین کے توسط سے اہل دنیا کی خیر وبہبود کے لئے بیان فرمائے تھے۔ حضرت مسیح موعود، کلکی اوتار احمد علیہ السلام اُن تمام بشارات کے مصدق ومصداق قرار پائے۔ اور وہ پیش خبریاں وبشارات آپ کی مصدق ٹھہریں۔ ساتھ ہی وہ تمام نبی رسول اوتار اور مصلحین بھی خدا تعالیٰ کے سچے وراستباز ثابت ہوئے جنہوں نے عالم الغیب خدا تعالیٰ سے علم پاکر سینکڑوں وہزاروں سال قبل دنیا والوں کو کلکی اوتار کے مبعوث ہونے کی بشارات دی تھیں۔

کلکی اوتار احمد علیہ السلام کی پیدائش: جملہ اقوام عالم کے سانجھے محبوب وموعود مسیح امام مہدی علیہ السلام کلکی اوتار احمد علیہ السلام کا جنم موسم بسنت ۱۳ فروری بروز جمعہ سن ۱۸۳۵ء بمطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ قبل نماز فجر قادیان (سنبھل نگری) دارالامان میں ہوا۔ آپ کے والد بزرگوار مہاپنڈت وشنویش حضرت مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان تھے جو اپنے علاقے کے جاگیر دار، سردار قاضی گوپال اور دھنوتری اور بلند پایہ کے حکیم تھے۔ آپ صہر ونسب کے لحاظ سے نجیب الطرفین تھے۔

پرورش وتعلیم: کلکی اوتار احمد علیہ السلام کی پرورش وتعلیم ایسے زمانے میں ہوئی جبکہ قادیان وپنجاب میں کوئی یونیورسٹی اسکول اور کالج نہ تھا۔ آپ کے والد ماجد نے حسب حالات اپنے گھر پر ہی آپ کی تعلیم کا بندوبست کر رکھا تھا۔ یہ تعلیم سادہ قرآن اور محض حروف شناسی تک محدود تھی۔ دراصل نبیوں، اوتاروں، رسولوں اور پیغمبروں کا معلم تو خداوند کریم ہی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے یہ پیارے تو دنیا کے اساتذہ سے مروّجہ علوم کی محض حروف شناسی حاصل کرتے ہیں تاکہ ان کا معلم حقیقی، ذات باری تعالیٰ قومی زبان میں ان پر اپنا کلام وگیان والہام نازل کرسکے۔

چنانچہ جب حضرت احمد علیہ السلام نبوت کی عمر بلوغت چالیس سال میں داخل ہوئے تو خداوند کریم نے آپ پر خواب کشوف الہامات، وحی اور مخاطبات ومکالمات کے دروازے کھول دیئے۔ آپ کو ۱۸۷۶ء سے الہامات کا شرف بخشا گیا۔

آپ علیہ السلام کی سرشت میں وہ تمام خواص واوصاف نبوت وامامت گوندھے گئے، جو آپ کے آقا نبی مطبوع صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاء اعلیٰ کے مالک کی طرف سے عطا فرمائے گئے تھے۔ آپ کی جبلّت میں فطرتی قوتیں رکھ دی گئیں جو نبوت کا ضروری عنصر ہیں۔ پہلی قوت امامت۔ دوسری قوتِ اخلاق۔ تیسری قوتِ بسطتِ علم۔ چوتھی قوتِ عزم استقامت واستقلال۔ پانچویں قوتِ اقبال، غالب آنے کی طاقت۔ چھٹی خدا تعالیٰ سے وحی والہامات، کشوف کا تعلق اور سلسلہ ان قوتوں کا حامل خدا تعالیٰ اور مخلوق کے مابین ملاپ ووصال کا واحد وسیلہ ووسائط امام زمان ہوا کرتا ہے۔ پس آپؑ کو ان فطرتی قوتوں نے عام وخاص لوگوں مسلمانوں خواب بینوں اور نام نہاد پیشوایان وگدی نشینوں کا سرتاج بنادیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے نظام شمسی میں سورج کو اجرام فلکی کی بادشاہی بخشی ہے آپ کو بھی ظلی طور پر 'شمسِ منیرا' کی خلعت پہنائی گئی۔ اور آپ 'اہم سوریہ اوجنی' کے مصداق ٹھہرے کہ 'مَیں سراج منیر جیسا پیدا ہوا ہوں' (اتھروید ۲۰-۱۱۵)

آپ کا مشن آپ کا مقصد حیات جملہ اوصاف حمیدہ وصفات الٰہیہ کو اپنے ماننے والوں میں پیدا کرنا ہے اور ان سب کو صبغۃ اللہ میں رنگین کرنا وباخدا وخدانما وجود بنانا ہے۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ پر وحی والہام اور کشوف کا دروازہ ۱۸۷۶ء سے کھولا گیا تھا۔ آپ کو بتایا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور تجھے ان کی جگہ مسیح موعود بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کو اوائل ۱۸۸۸ء میں بیعت لینے کے الہامات ہوئے۔

جماعت احمدیہ کا قیام: حضرت احمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کا سنگِ بنیاد قادیان (پنجاب، بھارت) میں رکھا اور اپنے مخلصین سے بیعت لینے کے لئے چند شرائط پر مشتمل ایک اشتہار لکھا جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو شائع ہوا۔ اسی روزِ سعید میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مبارک پیدائش ہوئی ۔ پھر ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت کا آغاز ہوا اور جماعت کی بنیاد مضبوط تر ہوتی چلی گئی۔

جماعت احمدیہ کا نصب العین: حضرت احمد علیہ السلام نے بیعت میں شامل ہونے والے مخلص احمدیوں کیلئے آسان سا ایک نصب العین مقرر فرمایا کہ:

''بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تمام دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ نہ ہو لیکن اس غرض کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔'' (فیصلہ آسمانی صفحہ ۱۹)

یہ نصب العین جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے بیعت کنندگان کی روحانی احیاء، روحانی بقا، روحانی نشو و نما، روحانی بہبود و فلاح اور عرفان و ایقان کا ضامن ہے۔ بیسویں صدی عیسوی کے مصروف ترین دور میں جلسہ سالانہ قادیان رُوحانیات کی تکمیل اور ایمانی جِلا کے لئے بہترین وسیلہ ہے جو سال بھر میں صرف تین دن منایا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کا قیام: احباب جماعت احمدیہ کی روحانی زندگی کی نشو و نما بقا اور کل یگ کے گھور پاپوں سے بچانے کیلئے کلکی اوتار احمد علیہ السلام نے سوچ و وچار کے بعد اعلان فرمایا اور اپنے مخلصین کو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو قادیان بلایا۔ مسجد اقصیٰ میں مخلصین جمع ہوئے اور جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی یہ جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا جلسہ تھا حاضری صرف ۷۵ اصحابِ احمد پر مشتمل تھی۔

اس پہلے جلسہ کے اختتام کے تھوڑے دنوں کے بعد حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے اجتماع کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸- دسمبر تین یوم مقرر فرمائے اور احباب سے توقع اور خواہش کی کہ وہ تمام مخلصین تین دن کے لئے قادیان میں بشرطِ صحت و فرصت اور عدم موانع کے تاریخ مقررہ پر حاضر ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل غرض گھور پاپوں بھرے کل یگ میں ایک پاکباز، قابل رشک، خدا تعالیٰ کی فدائی جماعت پیدا کرنا تھی جو تو روحانیات سے معمور فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہو۔ روحانیات کی دنیا میں ایسی جماعت کے جملہ افراد کا کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ صحبت صالحین میں ہمہ وقت، اور حسبِ حالات کچھ وقت (گھڑی آدھ گھڑی آدھی سے بھی آدھ) امامِ وقت کی صحبت میں رہنا بے حد لازمی و لابدی امر ہے تا کہ بشریّت اور کسل و تساہل دور ہو اور مبتدی و سالک راہ رحمٰن کے اندر ایمان کامل یقین محکم پیدا ہو کر ذوق و شوق اور ولولۂ عشقِ حقیقی اور لذّتِ دیدار الٰہی پیدا ہو جائے۔ حتیٰ کہ وہ پیرو کار مجذوبیت کے عالم میں پکار اُٹھے:

من تن شدم تو جان شدی من تو شدم تو من شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

روحانیت کا یہ بلند و برتر اعلیٰ مقام جلسہ سالانہ میں شمولیت سے کسی حد تک ان مجانین کو حاصل ہو سکتا ہے جن کی سرشت و جبلت میں قدرت نے اپنے دستِ شفقت سے وصل و جذب کا مادّہ گوندھ دیا ہے۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو آسمانی فیصلہ تصنیف لطیف حضرت احمد علیہ السلام)

جلسہ سالانہ۔ رُوحانی تجلیات:

بیا در بزم مستان تا بہ بینی عالم دیگر

حوّا دیگر ، ابلیس دِیگر آدمِ دیگر

(الامام الھوٰی آدم ہفتم ہزار)

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ کلکی کل ناشک گھور کل یگ کو دَور صداقت ست یگ میں بدلنے والا، مسیح آخر زماں احمد علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت، اصلاح اور خدا نما وجود پیدا کرنے کے مدنظر جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور اراکین جماعت احمدیہ ست یگ دور صداقت میں داخل ہونے شروع ہوئے اور فتح نصیب جرنیل کی روحانی تربیت میں اس دور ضلالت اور دجالیت پر باطل و مسموم نظریات وافکار پر غالب آ گئے۔

فعال مرکز: جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان فنجاب الھند ہے (الوصیت) یدِ قدرت نے اسے تیرتھ ستھان، مقدس مقام بنا دیا ہے جو مرجعِ خلائق ہے۔ ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے، جو زندہ رہنے والی، زندگی بخشنے والی فعّال جماعت کا مضبوط فعّال مرکز ہے۔ گذشتہ صحائف میں اس کو شمبھل نگری مثیل کرشن کلکی اوتار احمد علیہ السلام کے مبعوث ہونے کا مقام کہا گیا ہے۔

(دیکھئے رسالہ ویدوں میں کلکی اوتار احمد علیہ السلام، نظارت نشر و اشاعت قادیان پنجاب بھارت)

مرکز کی مضبوطی، فعالیت، روحانی تجلیات اور احباب جماعت کی ایمان کی مضبوطی تنویر و تکمیل کے مدنظر مرکز میں آنا جانا لازمی ہے اور روحانی قوتوں کے پیکر طٰہٰ، نراشش، مردِ نرامام کی قوت موثّرہ کی صحبت سے فیضیاب ہونا فرض ہے۔ بلکہ عمر کا ایک حصہ امام و صحبت صالحین میں بسر کرنا خدا تعالیٰ کے حضور پسندیدہ امر ہے۔

کوئی قوم اپنے مضبوط مرکز کے بغیر نہ تو دنیا میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکتی ہے اور نہ ہی اپنی بقا و احیا کو کما حقہ قائم رکھ سکتی ہے۔ نہ ہی اپنے نظریات و عقائد کو دنیا پر غالب کر سکتی ہے۔ مذہبی جماعتوں کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اپنے مرکز سے منتشر جماعتیں اور ان کے افراد زندگی و موت کی حالت میں بکھر گئے۔ بعض تو بھولے بسرے افسانے بن کر رہ گئے یا بعض افراد نے خدا تعالیٰ کی بجائے دنیاوی وجاہت رکھنے والے لوگوں، بادشاہوں اور سلطنتوں کی پناہ لی۔

یروشلم کی......صفات سے متصف وہ قوم جس میں جاہ و حشمت والے نبی اور شہنشاہ گذرے ہیں شاہ بخت نصر کے حملہ یروشلم میں اپنی کرتوتوں کا خمیازہ بھگتنے کے لئے بکھر گئی اور دنیاداروں کی پناہ میں اس کے افراد زندگی بسر کر رہے ہیں۔

احمدیوں کا اپنے مرکز میں بار بار آنا جانا مرکز میں آباد ہونا ذاتی مکانات بنانا وَسِّعْ مَکَانَکَ کی بشارت سے حصہ پانا حتی الوسع مرکز سے رشتہ ناطہ کا تعلق قائم کرنا، جہاں افراد کی رُوحانی قوت کی مضبوطی کا باعث بنتا ہے وہاں مرکز کی مضبوطی اور فعالیت کا سبب بھی بنتا ہے۔ یہ سبق جلسہ سالانہ سے ملتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ کی روحانی افادیت کے بارے میں فرمایا ہے:

''اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو ان شاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اس عظیم الشان خوشخبری کے نتائج نہایت دور رس ظاہر ہو رہے ہیں کہ احمدیت کے مرکز قادیان کے خلیفہ کے تحت آج دنیا کے دوصد ممالک میں مزید فعال مرکز قائم ہو چکے ہیں الحمدللہ۔ ان مراکز میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ پیش خبری احمدیت کے پروانوں کے نورِ ایمان میں جلا بخشتی ہے۔

ایک قوم مثیل ملّتِ بیضا: لوگوں کے اجتماع اور میل ملاپ سے تمدّن اور کلچر کی داغ بیل پڑتی، بڑھتی، پھولتی پھلتی اور پروان چڑھتی ہے۔ شری پنڈت جی جواہر لعل نہرو پردھان منتری بھارت نے ڈسکوری آف انڈیا میں اجتماعات کے بارے میں کہا تھا کہ:

''ہندوستانی جب بھی اکٹھے ہوئے ہیں باہم لڑے جھگڑے ہیں''

دنیا کے دیگر اجتماعات اور تہواروں، میلے ڈھیلے اور جلسہ جلوس میں اکثر سر پھٹول، بم دھماکے، آتش زنی، لوٹ مار، جیب تراشی کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اجتماع کی نوعیت اور حساس پن کے مدّنظر سینکڑوں سے لے کر ہزاروں تک سرکاری منتظمہ کو پولیس اور بعض حالتوں میں فوج لگانی پڑتی ہے۔

لیکن جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخ گواہ ہے کہ اس کے ۱۱۷ سالانہ جلسوں میں کبھی بھی سر پھٹول اور لڑائی جھگڑے وغیرہ کی ایک بھی واردات نہیں ہوئی۔ سرکار رسمی طور پر کچھ افراد پولیس وغیرہ کے جلسہ میں بھجوا دیتی ہے ورنہ ہر جلسہ سالانہ میں جم غفیر کا کنٹرول جماعت احمدیہ کی تنظیم اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے دس بارہ سالہ چند لڑکے اور لڑکیاں کرتے ہیں۔ یہ بچے صرف ایک ہلکی سی چھڑی سے اشارہ کرتے ہیں اور مجمع اپنے اپنے راستہ پر چل پڑتا ہے احمدیوں میں تابعداری کی یہ روح دنیا بھر کے لوگوں کے لئے سبق آموز ہے اور جلسہ سالانہ کی روحانی تجلیات کی ایک جھلک ہے۔

جلسہ سالانہ میں ۱۹۷ ممالک کے ہزاروں احمدی نمائندے شامل ہوتے ہیں جو احمدی ہونے سے پہلے اپنے ملکی جغرافیائی مخصوص حالات مخصوص خیالات مذہبی عقائد رسوم روایات اور قصے کہانیوں کے پابند تھے گورے کالے مشرقی و مغربی ادنیٰ و اعلیٰ شُودر و برہمن قومی تفاخر کی نفرت انگیز دلدل میں مبتلا تھے دورِ انکشافات کے باطل نظریات، افکار، فلسفہ جات اور خیالات کا شکار تھے وہ عدم مساوات میں عملاً یقین رکھتے اور عدل و انصاف میں حائل تھے اس تفریق سے ہر زمانہ میں حقوق و فرائض کے مسائل پیدا ہوتے رہے اور دنیا جہنم سے بدتر نمونہ پیش کرتی رہی ہے۔

ایسے معاشرہ میں بسنے والے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد جماعت کی مرکزی صالح قیادت کے باعث ملّتِ بیضا مکی و مدنی کا روپ دھار گئے۔ یہ انقلاب عظیم جماعت احمدیہ کی مرکزی مؤثر قیادت اور جلسہ سالانہ کے روحانی انوار کے انتشار اور روحانی تنویرات سے ممکن ہوسکا۔ اس روحانیت نے دنیا بھر کے متضاد خیالات و نظریات و فلاسفہ میں یقین رکھنے والے لوگوں کی ذہنیت ہی بدل ڈالی ان کے خیالات، عقائد اور دماغی صلاحیتوں میں اسلامی قومی روح و یگانگت پیدا کر دی اسے جلا بخشی۔ اس طرح اس ذہنی انقلاب نے بکھرے ہوئے افراد کو قومی یک جہتی اور روحانی یگانگت و اسلامی روح کا لبادہ پہنا کر بنیانِ مرصوص بنا دیا۔ فرمایا:

”تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی (باہمی تلخی واختلافات) اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزّت جل شانہ کوشش کی جائیگی۔“ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۰)

سو جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ آج سے سوا چودہ سو سال پہلے کی ملت بیضا محمدیہ کا سچا مرقع پیش کرتا ہے۔

وہی تہذیب پنپتی ہے مکی مدنی و سینائی
مہذب قوم ہے بنتی مثیل قوم بیضائی
ادھر چشمے مچلتے ہیں محبت پیار کے بھائی
گونجے گیت خوشیوں کے ملے بچھڑے ہوئے بھائی

ان اوصاف حمیدہ کا عملی اظہار مثیل ملت بیضا احمدیہ میں جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اپنی بہار دکھاتا ہے جبکہ پانچوں براعظموں میں بسنے والے جملہ احمدیوں کے خیالات، رسومات، عقائد مساوات میں ہم آہنگی بحدِّ کمال دکھائی دیتی ہے ان مختلف نسل، قوم، رنگ و رنگت سے آنے والے احمدیوں میں محبت و پیار کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا ہے۔ سیاہ فام افریقن سفید فام یورپین سے گلوگیر ہوتے، ایک دوسرے کے ہاتھ چومتے، آسمان کی طرف اشارہ کر کے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ان کی آنسوؤں سے تر آنکھیں محبت کے آنسو بہاتی ہیں۔

پائی مراد زندگی
ابشرو دھارا بہہ پڑی، گویا لگی ساون جھڑی
نین ورشا تھی بھری
اے برادر جان من تن شدم تو جاں شدی
یہ کیف تھا وارفتگی

جلسہ سالانہ کے روحانی مقاصد: مصلح آخرزماں احمد علیہ السلام کو اصلاح و سدھار کے لئے کل یگی لوگ ملے، جو سراسر خدا تعالیٰ سے دُور شیطان اور مادّیت کے پیروکار تھے دوسری طرف مغربی نظریات کے وہ دلدادہ تھے، جو صرف عیاشی، جنسی خواہشات کی تکمیل کے جذبات کے اسیر

تھے۔ باطل نظریات دجالیت اور شیطانیت کے جال میں بری طرح جکڑے ہوئے لوگوں کو روحانیات کے رنگ میں رنگنا، خدا نما وجود بنانا اور کل یُگ کو سَت یُگ میں بدلنا کلکی اوتار احمد علیہ السلام کا فرض قرار دیا گیا یہ انقلاب عظیم جلسہ سالانہ کا کرشمہ ہے۔

گھور کل یُگ کے پاپوں کو ملیا میٹ کرنے والے احمد علیہ السلام اس نرالے انقلاب کیلئے فرماتے ہیں کہ:

''اس جلسہ میں مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زُہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہمی محبت اور مواخات اخوّت میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔'' (شہادت القرآن صفحہ ضمیمہ بعنوان التوائے جلسہ دسمبر ۱۹۹۳)

جلسہ سالانہ کے روحانی پروگرام: جماعت احمدیہ کے تمام اجتماعات جلسے جلوس کا آغاز نماز تہجد سے ہوتا ہے ہر روز با قاعدہ نماز تہجد تمام مساجد میں جلسہ گاہ قیام گاہوں میں سہ منزلہ مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک (مستورات کے لئے) وسیع و عریض گیسٹ ہاؤس، سرائے طاہر خیمہ جات کے میدانوں میں بنے ہوئے قبلہ نما چبوتروں میں نماز تہجد با جماعت ادا ہوتی ہے۔ مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ ان مساجد کے تقدس کے مدنظر مؤمنین مسابقت کرتے ہوئے رات ڈھلنے کے بعد کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ تاہم جگہ کی تنگی کے سبب ملحقہ عمارتوں گلیوں اور بازاروں میں سربسجود عبادت کرتے، درود سلام پڑھتے دعاؤں میں گریہ وزاری کرتے ہیں یہی وہ قدوسیوں کی جماعت ہے جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے:

دعائے نیم شبہا سے ملے وصل و ثنائی
ملی الہام کی دولت مرادِ زندگی پائی
شب گزرتی سجدوں میں محبوب ہوتا ہم کلام
شافعِ محشر کے صدقے پاگئے عالی مقام

قادیان دارالامان میں عموماً سارا سال اور جلسہ کے ایام میں ہر روز روزانہ فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید اور حدیث شریف کا باقاعدہ درس ہوتا ہے۔ تمام حاضرین روزانہ مزار مبارک سیدنا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام اور دیگر شعائر اللہ پر حاضری دیتے اور دعائیں کرتے ہوئے کثرت سے درود شریف کا وِرد کرتے، باہم گلے ملتے ایک دوسرے سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ جلسہ گاہ میں مومنین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، عقیدت مند، مخلصین کا ایسا اجتماع سوائے حج کے منظر کے کہیں نظر نہیں آتا۔

مسیحا تری ہے دید کا مشتاق اک جہاں
اڑتے ہوئے ہیں دُور سے پردار آگئے
ہجوم خلق دیکھ کر دل باغ باغ ہے
لگتا ہے کُل جہاں کے سردار آگئے

یہ وہی قادیان، ہندوستان کی سرزمین ہے جہاں سے ع
''میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے''

ایمان کا تقاضا ایک نکتہ معرفت: اسلام کے ارکان میں اعلیٰ درجہ کا رُکن بیت اللہ شریف کا حج کرنا شامل ہے جو کم از کم عمر بھر میں ایک بار ہونا چاہئے۔ حج کی فرضیت میں ایک نکتۂ معرفت نہاں ہے جس فرد طبقہ و جماعت نے اپنے پیشوا و امام کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ کی بیعت کی ہو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے ہادی اور امام زمان کی زیارت کے لئے اپنی زندگی میں کم از کم ایک بار امام کی جائے پیدائش جائے رہائش یا اس کے مزار، مدفن پر حاضری دے۔ اپنے مرشد کے مقام تک پہنچنے کے لئے اس کے پاس اہل و عیال کے اخراجات کے علاوہ زادِ راہ راستہ کا امن اور صحت ضروری امور ہیں اس ضمن میں امام مہدی احمد علیہ السلام تاکید فرماتے ہیں:

''کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ (آسمانی فیصلہ) سو ایسے ہر ایک صاحب (ضرور جلسہ پر) تشریف

لاویں جوزادِراہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔‘‘

سو ہر احمدی کا کم از کم ایک بار اپنے مرکز میں جلسہ سالانہ پر حاضر ہونا اس کے ایمان کی پختگی مضبوطی اور تکمیل کے لئے لازمی ہے کیونکہ احمدی فرد کے ایمانی تکمیل اور حرارت سے تکمیل پذیر ہونے والی عمارت مضبوط پختہ اور فعال ہوگی۔ ایک احمدی فرد اپنی جماعت کی وجہ سے قائم و سرسبز و شاداب رہتا ہے وہاں مخلص، مضبوط و مکمل ایمان والے مخلصین افراد کی مجموعی قوتِ ایمانی سے جماعت مضبوط بنیان مرصوص پر قائم ہوتی ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں
تا توانی با جماعت یار باش
رونق ہنگامہ احرار باش

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس نکتہ معرفت کو سمجھے اور بار بار اور کم از کم ایک بار عمر میں ضرور قادیان آئے کیونکہ قادیان احمدیت کا دائمی مرکز ہے اور اپنے مرکز میں آنا روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔

صبر، حوصلہ، جرأت اور عزم بالجزم: اپنے مرکز میں بار بار آمد و رفت رکھنے، مرکز سے رشتہ ناطہ اور تودّد کا ناطہ قائم کرنے سے اکیلے دوکیلے احمدی فرد کا ایمان، عرفان اور ایقان محکم و پختہ تر ہوتا ہے۔ احمدیت پر جاں نثاری اور فدائیت کے جذبات موجزن ہوتے ہیں اس کے عقائد اور خیالات میں اور معاشرہ کے اعتقادات و خیالات میں یکسانیت و یکرنگی مساوات، انکساری محکم ہوتے ہیں۔ اس کے اندر جرأت، حوصلہ، صبر اور عزم بالجزم مضبوط ہوتا ہے۔ سب سے بڑھ کر عقل کے ساتھ جذبۂ شجاعت اسے شجاع بنا دیتا ہے۔

ہند پاک سے یورپین ممالک میں روزگار کے سلسلے میں گئے ہوئے افراد مخالفت اکثریت کے دباؤ کی وجہ سے اپنے عقائد کا برملا اظہار کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے اور توریہ و تاویل سے کام لیتے ہیں بعض کمزور مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام کی دیگر انبیاء پر فضیلت تسلیم کرتے ہیں۔ یہ لوگ اکثریت سے دبے توریہ و تاویلات سے کام لیتے ہیں لیکن احمدی افراد بار بار اپنے روحانی مرکز سے آنے جانے کے بعد کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے نہ ریا و توریہ کا طریق اپناتے ہیں بلکہ بہادری سے شہادت پا کر ربّ کعبہ کی گود میں آرام و سکون پاتے ہیں۔ آج کل کے دَور میں مسلمان ممالک میں راہِ مولا میں شہید ہونے والے اسیران راہ مولا ان امر شہیدوں کی لمبی فہرست تاریخ کے سینہ میں محفوظ ہے۔

تیرے سینہ میں نہاں ہے داستان غازیاں
شاداب جن کے خُون سے ہیں انبیاء کے بوستاں

جلسہ سالانہ تقاریر کا روحانی پروگرام: کل یگ کے لوگوں کے اخلاقی رُوحانی اور ہستی باری تعالیٰ کے متعلق نمونے کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابتداء میں بیعت کرنے کے باوجود ایسے افراد ناتراشیدہ سنگ خارا تھے۔ ایسے بے راہ رَو افراد کی مسیح محمدی نے رُوحانی کایا پلٹ کر دی اور انہیں چور سے قطب و غوث بنا دیا۔ یہ جلسہ سالانہ کے روحانی پہلو کا ایک منظر ہے کیونکہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت کا نچوڑ و خلاصہ یہ فرمایا تھا کہ:

’’اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل جاری رہے گا جو ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الرّاحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔‘‘ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۰)

جلسہ سالانہ قادیان میں روحانی تقاریر کا محور زندہ خدا، زندہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، زندہ کتاب قرآن مجید ہے اور اسلام کے اوصاف حمیدہ، اسلام کی خوبیاں، عدل و انصاف، مساوات، قومی و ملکی یک جہتی، پیشوایان مذاہب کا احترام ان کی تعلیمات اور منتشر قوموں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ایک عالمگیر بھائی چارہ قائم کرنا ہے۔ سارے روحانی و اخلاقی امور کی سرانجام دہی و تکمیل سارے ماحول کو نورانی صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگین کرنا جلسہ کے پروگرام میں شامل ہیں۔ ان سارے امور پر جماعت احمدیہ کی روحانی

خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی موثّر مقناطیسی قدسی تاثیرات چھائی ہوئی ہیں۔

قادیان کا جلسہ سالانہ اپنے اندر غیر معمولی اہمیت ندرت اور خوبیاں رکھتا ہے کیونکہ ”اس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔“ (فیصلہ آسمانی صفحہ ۱۹-۲۰)

جو اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں وہ ان قوموں میں سے ہیں جو جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اعلائے کلمہ حق کا حصہ ہیں۔ جلسہ سالانہ کی وسیع تر محکم تر عمارت میں چنی جانے والی وہ ان اینٹوں میں سے ہیں جن کو خدائے بخشندہ و برتر نے اپنے ہاتھ سے اس عمارت میں چن دیا ہے۔

روحانی ترقی اور دعاؤں کا جلسہ: خداوند تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کو خوشخبری دی کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کہ تیرے دربار میں دُور دُور سے اس کثرت سے شردھالو حاضر ہونگے کہ پیدل و سوار چلنے والوں کی کثرت سے راہوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ (تذکرہ) سو وہ عقیدت مند جو جلسہ سالانہ میں محض للہ شامل ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی وحی کے مصدّق ہیں اور خدا کے حضور مقبول بندے۔ پرانی رِیت بھی یہی ہے کہ دعا اور مراد یابی کے لئے عقیدت مند اپنے پیر و مرشد کے دربار میں ننگے پاؤں پیدل پہنچا کرتے تھے۔

حضرت احمد علیہ السلام نے حالات کی مجبوریوں کے باعث بے بس جلسہ میں شامل نہ ہوسکنے والوں اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے خصوصی دعائیں فرمائی ہیں کہ:

”بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ اُٹھائے جن پر اس کا فضل اور رحم ہو اور تا اختتام سفر ان کے پیچھے ان کا خلیفہ ہو“

پس اے جماعت احمدیہ و خلافت احمدیہ کے پروانو اے ابراہیمی طیور اے ابدال شام، آؤ اور آمین کہو۔

”اے خدا! ذوالمجد والعطاء اور رحیم و مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر! اور ہمیں ہمارے مخالفین پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ کو ہے۔ آمین ثم آمین۔“ (اشتہار ۱۲ دسمبر ۱۸۹۲ء)

Thajudheen (HRD Consultant)
9349159090
Job/Enquiry : 0491-2521347
Staff Needs : 0491-2908556
: 0491-3269090
Off. Manager : 9388006615

INDUS
HRD CONSULTANCY
2nd Floor, Mini Complex, Near K.S.R.T.C Palakkad, Kerala
e-mail : contact@indushrd.com, industhaj@yahoo.com
Web site : www.indushrd.com
For OFFICIAL COMMERCIAL, INSTITUTIONAL, INDUSTRIAL
JOBS & SUITABLE STAFF FOR EMPLOYEES

Love For All Hatred For None
M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)
SUBAIDA TIMBER
Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants
Chandakkadave, P.O. Peroke,
Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

غلطیاں جو کامیاب ہو گئیں

(محمد زکریا ورک، کینیڈا)

(۱)**کوکا کولا:** یہ بات ۸مئی ۱۸۸۶ کی ہے۔امریکہ کی سول وار کو ختم ہوئے ۲۱ سال گزر چکے تھے۔امریکہ کی ریاست جارجیا کے دارلحکومت اٹلانٹا میں ایک فارماسسٹ جان پیم برٹن Pemberton اپنے گھر کے عقب میں چند تجربات میں مصروف تھا۔اس نے ایک بڑی کیتلی میں ایک مکسچر ڈالا ہؤا تھا جس کو وہ کشتی کے چپو سے گھمار ہا تھا۔جب وہ تجربہ ختم کر چکا تو وہ اس وقت سر درد ختم کرنے ،تھکاوٹ رفع کرنے اور اعصاب کو آرام دینے کی دوا تیار کر چکا تھا۔ پیم برٹن اس نئی نئی تیار کردہ دوائی کو جب مقامی فارمیسی میں فروخت کرنے کیلئے گیا تو اس نے جانے سے قبل اپنے نائب کو ہدایت کی کہ وہ اس شربت کو پانی میں ملا کر کے ٹھنڈا کرلے۔اس کے واپس آنیکے بعد بعد دونوں نے اس کو پیا تو واقعی یہ مزیدار تھا مگر اس کے نائب نے جب دوسرا گلاس پینے کیلئے تیار کیا تو غلطی سے اس نے شربت میں کاربونیٹڈ واٹر ڈال دیا۔اب دونوں نے ارادہ کیا کہ وہ اس مشروب کو سافٹ ڈرنک کے طور پر فروخت کریں گے۔اس کا نام انہوں نے کوکا کولا رکھا کیونکہ اس میں کوکا کے پتے اور کولا کا خشک میوہ ڈالا گیا تھا۔۱۸۸۶ء میں انہوں نے ایک دن میں ۹ بوتلیں فروخت کیں۔اس سال پیم برٹن نے ۲۵ گیلن شربت فروخت کیا،اس کو ۱۵۰ ڈالر آمد ہوئی جبکہ خرچ ۷۳ ڈالر تھا۔اس وقت کے دنیا کے ۱۷۰ سے زیادہ ممالک میں ہر روز لوگ ۷۰۰ ملین بوتلیں پیتے ہیں۔کوکا کولا کے ۱۴، اجزاء کا ہر ایک کو علم ہے مگر پندرھویں کا نام 7X ہے۔ یہ دنیا کا خفیہ ترین نسخہ ہے۔جس کا علم کمپنی کے صرف چند افراد کو ہے۔اور جن کو علم ہے ان کو اکٹھے سفر کرنیکی اجازت نہیں ہے۔

(۲)**پوٹیٹو چپ:** امریکہ میں ہر سال لوگ ۶ بلین ڈالر پوٹیٹو چپس خریدنے پر خرچ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ ۱۸۵۳ء میں سارا ٹوگا سپرنگ (نیویارک سٹیٹ) میں سب سے پہلے بنائے گئے تھے۔امریکہ کے مالدار لوگ یہاں چھٹیاں گزارنے آیا کرتے تھے۔ایک ریستوران میں سرخ فام امریکن جارج کرم کچن میں کام کرتا تھا۔ایک روز ایک گاہک تیل میں تلے آلوؤں کی پلیٹ بار بار واپس بھیجتا رہا کہ ان کو اور بھی پتلا کرو۔ جارج کو غصہ آ گیا اس نے آلو اس قدر پتلا کاٹ کر تیل میں ان کو تلا کہ وہ بہت ہی کرسپ ہو گئے۔ان کے اوپر اس نے نمک چھڑکا اور گاہک کو بھجوا دئے۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ہر ایک نے ان کو پسند کیا۔اس قسم کے چپس کا نام سارا ٹوگا چپس رکھا گیا تھا۔

(۳)**چائے کی دریافت:** چائے کی دریافت چین میں ۲۷۳۷ قبل مسیح چین کے بادشاہ نے کی تھی۔ایک روز بادشاہ محل کے باہر کیتلی کے اندر پانی گرم کر رہا تھا کہ اس میں قریبی جھاڑی سے پتے گر گئے۔قبل اس کے کہ وہ ان پتوں کو نکالتا، پانی ابلنا شروع ہو گیا۔بادشاہ کو اس کی بھینی بھینی خوشبو اچھی لگی، اس کو پیا تو واقعی یہ مزیدار تھا۔ چائے اس وقت پانی کے بعد دنیا کا مرغوب ترین مشروب ہے۔ یورپ میں یہ ۱۶۱۰ء میں پہنچی تھی۔کسی زمانے میں ایشیا کے متعدد ممالک میں چائے کے بلاک پیسے کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ ہر سال ۹۰۰ بلین چائے کے کپ پیئے جاتے ہیں۔ ٹی بیگ ایک امریکی بزنس مین ٹامس سولی وان نے ۱۹۰۴ء میں دریافت کئے تھے۔ اس سے پہلے وہ چائے کے نمونے ٹین کے ڈبوں میں دکانوں کو بھیجا کرتا تھا۔ ایک روز اسنے چائے کے یہ نمونے ریشم کے چھوٹے تھیلوں میں بھیجے جو لوگوں نے پسند کئے۔یوں ٹی بیگ کا آغاز ہو گیا۔

(۴)**اسپرین:** ہزاروں سال سے ڈاکٹر لوگوں کو سر درد ختم کرنے کیلئے یہ مشورہ دیتے آئے تھے کہ وہ ولوٹری کی کھال کو منہ میں رکھ کر چبائیں۔مشہور یونانی طبیب بقراط نے سر درد کیلئے اس درخت کے پتوں سے بنی چائے لوگوں کو دی تھی۔انیسویں صدی میں سائنسدانوں نے پتہ لگایا کہ ولوٹری کے اندر salicyclic acid ہوتا ہے جس سے سر درد اور بخار دور ہو جاتا تھا۔ ۱۸۵۳ء میں ایک فرنچ کیمسٹ چارلس گیر ہارڈٹ Gerhardt نے اس تیزاب کے ساتھ ایک اور تیزاب ملا کر نیا مکسچر تیار کیا مگر اس کو تیار کرنے میں

دیر لگتی تھی۔۱۸۵۴ء میں جرمن کیمسٹ ہاف مین اپنے والد کے جوڑوں کے درد کو دور کرنے کیلئے نئی دوا تیار کررہا تھا کہ اس نے acetyl-solicylic acid یا اسپرین دریافت کرلی تھی۔ اسپرین دنیا میں اس وقت ۱۰۰ ملین پاؤنڈ تیار کی جاتی ہے۔ امریکہ میں لوگ ہر سال ۳۰ بلین اسپرین کی گولیاں کھاتے ہیں اس خیال پر کہ یہ دل کے حملہ اور فالج کے دفاع کیلئے عمدہ دوائی ہے، بلکہ ذیابیطس کے مریضوں کیلئے بھی مفید ہے۔

(۵) **پینی سی لین:** الیگزنڈر فلیمنگ Fleming نے ستمبر ۱۹۲۸ء میں پین سی لین اتفاقاً ایجاد کی تھی۔ فلیمنگ پیشہ کے اعتبار سے بیکٹیریالوجسٹ تھا یعنی وہ شخص جراثیم کا مطالعہ کرتا ہے۔ وہ اپنے تجربات اکثر لندن کے سینٹ میری ہاسپٹل میں کیا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے تجرباتی پلیٹ جس میں staphylococci بیکٹیریا تھا، اس کو کھڑکی کے پاس رکھدیا۔ اس کے چند گھنٹوں کے بعد جب وہ واپس لوٹا تو اس نے دیکھا کہ کچھ کھڑکی پر لگی پھپھوندی کہیں سے اڑ کر آ گئی تھی اور اس نے بیکٹیریا کو خراب کردیا تھا۔ کوئی اور ہوتا تو اپنے پلیٹ کو باہر پھینک کر تجربہ دوبارہ شروع کردیتا مگر اس نے پلیٹ کو غور سے دیکھا اور جب اس کو اپنی مائیکروسکوپ کے نیچے رکھا تو دیکھا کہ staphylococci اوپر لگ رہی تھی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ پھپھوندی کے اردگرد تمام حلقہ صاف تھا۔ ہوا یہ کہ پھپھوندی اس زہریلے سٹیفالوکاکی کو ہڑپ کر رہی تھی یوں اتفاقاً فلیمنگ نے پین سی لین ایجاد کرلی تھی۔ ۱۹۴۵ء میں فلیمنگ، فلوری، اور چین کو پین سی لین بنانے پر نوبل انعام دیا گیا تھا۔ امریکہ میں ڈاکٹر ہر سال ۱۰۰ ملین سے زیادہ نسخے لکھ کر دیتے ہیں۔

(۶) **آئیوری سوپ:** امریکہ اور کینیڈا میں نہانے کیلئے صابن کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا فارمولا ۱۲۵ سال قبل دو بھائیوں جیمز اینڈ ڈیوڈ گیمبل نے تیار کیا تھا۔ شروع میں انہوں نے اس کا نام وائٹ سوپ رکھا تھا مگر اس وقت یہ پانی میں تیرتا نہیں تھا۔ مگر اس کی ایجاد ایک حادثہ سے ہوئی۔ ایک روز فیکٹری میں ایک ورکر بڑی مشین پر کام کر رہا تھا مگر لنچ کے وقت وہ مشین بند کرنا بھول گیا۔ مشین لگاتار چلتی رہی جب وہ لنچ کے بعد واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ صابن کے مکسچر کے اندر ہوا شامل ہوگئی تھی۔ بجائے مکسچر کو پھینکنے کے اس نے اس کو سانچے کے اندر ڈال دیا۔ جب صابن سخت ہوگیا تو اس کو کاٹا گیا اور تین یا چار صابنوں کے پیکج بنا کر دکانوں پر فروخت کیلئے بھجوادیا گیا۔ جلد ہی پراکٹر اینڈ گیمبل کو آرڈر ملنا شروع ہوگئے کیونکہ یہ صابن تیرتا تھا۔ ورکر کی معمولی سی غلطی سے صابن فروخت کی وجہ بن گیا تھا۔ ۱۸۷۹ء میں اس کا نام آئیوری رکھدیا گیا۔

(۷) **اینٹ:** نیویارک ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ کی تعمیر میں ۱۰ ملین اینٹیں استعمال ہوئی تھیں۔ چین کی دیوار اعظم میں ۴ بلین اینٹیں لگی ہوئی ہیں۔ انسان نے اینٹوں کا استعمال دس ہزار سال قبل شروع کیا تھا۔ کسی مصری نے اتفاقاً دریائے نیل کے کنارے جمع شدہ گارے اور تہ نشیں ریت سے بنائی تھی۔ جب دھوپ میں پڑا کیچڑ سخت ہوگیا تو کسی نے اس کے سلیب بنائے۔ کسی دوسرے مصری کو خیال آیا کیوں نہ اس بلاک میں کاٹ کر مکان بنانے میں استعمال کیا جائے۔ اینٹ جسطرح ہزاروں سال قبل بنائی جاتی تھی اسی طرح آج بھی بنائی جاتی ہے۔ امریکہ میں ریاست ارکانسا کا شہر میل ورن اینٹوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں ہر سال ایک میلہ لگتا ہے جس کا اینٹوں کا میلا Brickfest ہے۔ ریاست ٹینی سی کے شہر جانسن سٹی میں اینٹوں کا ایک میوزیم ہے۔ دنیا کی سب سے پرانی اینٹ اسرائیل کے شہر جیریکو میں ملی ہے جو نو ہزار سال پرانی ہے۔ ہندوستان کے شہر کالی بنگا میں فائر برک ملی ہے جو پانچ ہزار سال پرانی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسرائیل میں بادشاہ سلیمان کے قلعہ کی اینٹ ۶۴ پاؤنڈ وزنی ہے۔

(۸) **پوسٹ اٹ نوٹ:** آپ نے آفس میں پیلے رنگ کا Post it Note تو ضرور استعمال کیا ہوگا۔ کاغذ کے پیچھے معمولی سی گوندلگی ہوتی ہے مگر کاغذ دوسرے کاغذ سے آسانی سے الگ ہوجاتا ہے۔ اس قسم کے کاغذ کی ایجاد ۱۹۷۰ء میں امریکہ کی مشہور زمانہ کمپنی تھری ایم 3M کی ریسرچ لیبارٹری میں ہوئی تھی۔ ہوا یہ کہ اس کمپنی کا ایک سائنسدان سپینسر سلور

Silver لیبارٹری میں کوئی مضبوط قسم کی گوند adhesive بنانے میں مصروف تھا۔ اس نے ایک گوند تیار کی لیکن یہ پہلی والی سے بھی زیادہ کمزور تھی جو کہ تھری ایم میں پہلے ہی تیار کی جارہی تھی۔ یہ گوند جس چیز کو لگائی جاتی وہ دوسری چیزوں سے چپک جاتی مگر آسانی سے الگ بھی ہوجاتی تھی یعنی یہ گوند سپر سٹرانگ ہونے کے بجائے سپر ویک تھی۔ ایک اور سائنسدان آرتھر فرائی ایک روز چرچ میں ترنم سے نغمے گا رہا تھا مگر کتاب کے جس صفحہ پر اس نے کوئی نشانی رکھی ہوئی تھی وہ گر جاتی تھی۔ چنانچہ اس نے مسٹر سلور والی گوند کو کاغذ کے پیچھے لگا کر کتاب میں نشانی کیلئے لگا دیا اور یہ نشانی اپنی جگہہ پر تمام وقت لگی رہی۔ تھری ایم نے ان پوسٹ اٹ نوٹ کا نام دیا اور یہ امریکہ میں ۱۹۸۰ء میں بازار میں بکنا شروع ہوگئے۔ اس وقت یہ سٹیشنری سٹوروں پر سب سے زیادہ بکنے والی چیز ہے۔

(۹) **ٹاور آف پیسا**: اٹلی کے شہر پیسا میں واقع مینار دنیا بھر میں مشہور اور سیاحوں کی آماجگاہ ہے کیونکہ یہ ۱۷ فٹ (پانچ ڈگری) جھکا ہؤا ہے۔ اس کے اندر ۲۹۶ سیڑھیاں ہیں۔ یہ سفید سنگ مرمر سے بنا ہؤا ہے اور "184'.5 اونچا ہے۔ اس شہرہ آفاق مینار کی تعمیر ۱۱۷۴ء میں اطالوی آرکیٹکٹ پیسانو Pisano نے شروع کی۔ اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ ایک روز یہ مینار عالمی مرکز بن جائیگا۔ اور نہ ہی اس کو یہ معلوم تھا کہ اس کی ایک غلطی اس میں پوشیدہ رہیگی۔ مینار کے بلندی ۱۸۵ فٹ طے پائی تھی۔ تعمیر کا کام جب شروع ہؤا اور تین منزلیں جب مکمل ہوگئیں تو اس نے ایک طرف جھکنا شروع کر دیا۔ مینار کے نیچے مٹی قدرے نرم تھی اور دس فٹ بنیاد اس قدر پکی نہ تھی کہ اس کے وزن کو سپورٹ کر سکتی، چنانچہ اس نے اس جھکاؤ کو روکنے کیلئے جس طرف مینار چھوٹا تھا اس طرف نئی منزلیں بنانی شروع کر دیں۔ مگر اس قدم سے یہ اور بھی زیادہ جھکنے لگا تھا۔ چنانچہ تعمیر کا کام اگلے سو سال تک رکا رہا۔ ۱۲۷۵ء میں تعمیر دوبارہ شروع ہوئی۔ کشش ثقل کے مرکز کو بدلنے کیلئے دو منزلیں دوسری دو منزلوں سے ہٹ کر تعمیر کی گئیں چنانچہ چودھویں صدی میں تعمیر کا کام مکمل ہوگیا۔ مگر یہ ہر سال ایک چوتھائی انچ جھکتا رہا اور اب یہ پانچ ڈگری یا ۱۷ فٹ جھکا ہؤا ہے۔ ۱۹۳۴ء میں اطالوی حکومت نے اس کی بنیادوں میں کنکریٹ ڈالا تا جھکاؤ رک جائے۔ مگر یہ جھکاؤ اور بھی زیادہ ہوتا رہا۔ کہا جاتا ہے کہ اطالوی ہیئت دان گیلی لیو گیلی لائی نے گرنے والے اجسام کی رفتار معلوم کرنے کیلئے اس مینار پر سے تجربات کئے تھے۔

Shop: 0497 2712433 : 0497 2711433
Mob. : 9847146526
JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

NAVNEET JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S) 220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

اختلاف

(از: سیدناصراحمدندیم خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گلہائے رنگا رنگ سے زینت ہے چمن کی
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اس کائنات عالم کا نظام تنوع نیرنگی اور اختلاف پر قائم ہے۔ اس جہاں میں بسنے والے انسان اپنی الگ الگ انفرادیت اور تشخص رکھتے ہیں۔ باہم دیگر ہر لحاظ سے مختلف اور ہر مقیاس ومعیار سے جُدا۔ یہ اختلاف اور فرق فطری بھی ہے بنیادی بھی اور ہمہ گیر بھی۔

خالق کائنات نے زمین وآسمان رات دن خشکی وتری اور اندھیرے اُجالے کی تفریق وتفاوت کو خود تخلیق کیا ہے تاکہ لِيَبْلُوَكُمْ اَحْسَنُكُمْ عَمَلًا وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے عمل کے اعتبار سے کون بہتر ہے۔ انسانوں کے درمیان مختلف عقائد ونظریات رکھنے والے لوگ بھی ہیں اور مختلف مذاق و مزاج کے لوگ بھی مختلف طبائع اور ودائع بھی ہیں اور مختلف رنگ اور حُلیے بھی قد وقامت کا اختلاف بھی ہے اور لب ولہجہ کا اختلاف بھی خواہشات بھی الگ ہیں اور مقصدِ حیات بھی مختلف۔

آدمی آدمی میں اَنتر ہے
کوئی ہیرا تو کوئی کنکر ہے

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لوگ بھی کانیں ہیں سونے اور چاندی کے کانوں کی طرح۔ کچھ میں سے اعلیٰ پائے کی دھات نکلتی ہے اور کچھ میں سے ناقص اور معمولی قسم کی۔ اَلنَّاسُ اَجْنَاسٌ بھانت بھانت کی جنسیں ہیں۔

فرق و اختلاف کوئی برائی نہیں بلکہ وہ ترقی کا زینہ ہے۔ فرق و اختلاف سے انفرادی زندگی میں بھی اور اجتماعی زندگی میں بھی چیلنج پیدا ہوتا ہے اور چیلنج بھری زندگی میں ہی دُنیا کی ہر قسم کی ترقی پنہاں ہے۔

اختلاف نہ صرف اشیاء واشخاص کے وجود کی بقاء وجلاء اور ان کے ارتقاء وارتفاع کا ضامن ہے بلکہ بحیثیت مجموعی اس دنیائے ہست و بود کی ترقی وترفع کیلئے بھی ناگزیر ہے۔ مختلف ذہنوں کے تقابل وتصادم مختلف سوچوں کے ٹکراؤ مختلف خیالوں کی آمیزش وآویزش مختلف عقیدوں کی رزم و بزم سے ہی بہت سے مخفی حقائق سے پردہ اُٹھتا ہے مختلف ایجادات اور دریافتوں کا محرک بھی اہل دانش کا اختلافی تجسس اور تحقیقی مزاج ہی رہا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ فطرت یکسانیت سے نفرت کرتی ہے۔ قدرت اگر چاہتی تو سب لوگوں کو ظرف وذہن کے اعتبار سے یکساں پیدا کرتی ان کی فکرو نظر میں یکسانیت اور ہمواری ہوتی میکانیکی انداز میں ایک ہی طرح سوچتے اور عمل کرتے مگر اس سے کاروبار حیات رُک جاتا سلسلہ روز وشب تھم جاتا ترقی اور ترفع روئیدگی و بالیدگی جدّت وندرت ایجاد واختراع نوعِ بشر کے اختلاف اور اس کی رنگارنگی کی مرہون منت ہے۔

خود خالق کائنات نے بھی قرآن پاک میں اس حقیقتِ ازلی کا اظہار یوں کیا ہے:

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً (مائدہ:۴۹) اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ایک ہی امت بنادیتا۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ (ھود:۱۱۹)

اور اگر تیرا رب چاہتا کہ اپنی ہی مشیت نافذ کرتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی جماعت بناتا اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔

گویا اللہ تعالیٰ کا ایسا نہ کرنا اختلاف کے ہمیشہ موجود رہنے کی دلیل ہے۔

اسی طرح احادیث میں آیا ہے حضرت خباب بن الارتؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت نبی رحمتؐ نے عادت کے خلاف بہت لمبی نماز پڑھی صحابہ کرامؓ نے اس مخصوص نماز کے متعلق سوال کیا تو حضور نے جواباً فرمایا کہ یہ رغبت اور خوف کی نماز تھی۔ میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں ان میں سے دو قبول ہوگئیں اور ایک کے بارے میں انکار کیا گیا۔ فرمایا

میں نے دعا کی کہ الٰہی میری ساری اُمت قحط سے ہلاک نہ ہوجائے یہ دعا قبول کی گئی ۔ دوسری دُعا یہ کی کہ میری اُمت پر ایسا کوئی دشمن مسلط نہ ہوجائے جوان کو بالکل مٹاہی دے یہ بھی قبول ہوگئی تیسری دُعا میں نے یہ کی کہ ان میں آپس میں اختلاف اور لڑائی جھگڑے نہ ہوں یہ دُعا نامنظور ہوگئی ۔ (ابن کثیر)

گویا اختلاف ہمیشہ موجود رہے گا اختلاف کے اسباب موجود رہیں گے لیکن ہمیں اختلاف کو افتراق اور انشقاق کا باعث نہیں بننے دینا ہے ۔ ہمیں اختلاف کے باوجود ایڈجسٹمنٹ کا اصول اپنانا ہے ۔

کون پاسکتا ہے مکروہات دنیا سے نجات
زندگی جب تک ہے جھگڑے زندگی کے ساتھ ہیں

خالق کائنات نے اس دنیا کا نظام کچھ اس طرح سے بنایا ہے کہ اجتماعی زندگی گذارنے کے لئے انسان مجبور ہے کیونکہ وہ فطری طور پر مدنی الطبع ہے ۔ اور اس سلسلے میں اختلاف ناگزیر ہے ۔ اختلاف چونکہ فطرت کا لازمی حصہ ہے اس لئے اسے ختم نہیں کیا جاسکتا ۔ اس کو سرے سے مٹایا نہیں جاسکتا بلکہ اس سلسلہ میں کرنے کا کام یہ ہے کہ اختلاف کے باوجود سمجھوتہ کا اصول اپنا کر زندگی کی گاڑی کو آگے بڑھنے دیا جائے ۔

اختلاف رائے کو عناد و فساد اور تنفّر و تشدد کا ذریعہ نہ بنایا جائے بلکہ گفت وشنید افہام وتفہیم اور تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے امن وامان کے ماحول میں بحث وتمحیث سے معاملات کو حل کرنے کی سعی کی جائے ۔

جماعتی معاملات میں آپ کو اپنی اختلافی رائے قائم کرنے اور پیش کرنے کا حق ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ سب آپ سے اتفاق کریں ۔ آپ تنقید کر سکتے ہیں لیکن یہ برائے تعمیر ہو نہ کہ برائے تنقید یا تخریب ۔ امام احمد روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ منیٰ میں حضرت ابوذرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان سے کہا گیا امیر المؤمنین حضرت عثمان نے یہاں چار رکعتیں پڑھی ہیں یہ بات حضرت ابوذرؓ کو بہت گراں گزری انہوں نے سخت الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کہا میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں نماز پڑھ چکا ہوں آپؐ نے صرف دو رکعت نماز پڑھی ۔ پھر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی میں نے دو رکعت نماز پڑھی ۔ اس کے بعد خود حضرت ابوذرؓ نے یہاں چار رکعت نماز ادا کی ۔ لوگوں نے کہا آپ نے امیر المؤمنین پر چار رکعت کے لئے اعتراض کیا اور اب خود وہی کیا ۔ انہوں نے جواب دیا اَلْخِلَافُ اَشَدُّ یعنی مختلف عمل کرنا اس سے بھی زیادہ سنگین ہے ۔

اختلاف بجا ہے ، کیونکہ اختلاف پیدا ہونا بالکل فطری عمل ہے ۔ مگر اس کا اظہار تہذیب نفس ، متحمل مزاجی اور احترام آدمیت کا تقاضا کرتا ہے ۔ اپنے آپ کو سہو وخطا سے منزہ اور لغزش سے مبرا سمجھنا رعونت نخوت اور جاہلیت ہے جو عقل وخرد کی رقیب اور علم وہُنر کی حریف ہے ۔ عقلمند متواضع اور زندہ وتوانا ذہن کبھی اپنی رائے کو حتمی اور حرفِ آخر نہیں سمجھتا اور نہ ہی کبھی یہ کہتا ہے :

سارے عالم پہ ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

بلکہ وہ ہمیشہ دوسروں کی رائے کا احترام کرتا ہے دوسروں کے خیالات ونظریات اور افکار کا پاس ولحاظ رکھتا ہے ۔

مہذب معاشرہ افہام وتفہیم کا اعراض و اعتذار کا اور تحمل و درگذر کا مطالبہ کرتا ہے ۔ اختلافات تو زندگی کا حصہ ہیں یہ مٹائے نہیں مٹ سکتے ۔ ان پر وعظ وتلقین اور پند ونصائح بے سود اور بے اثر ہیں ہمیں ان کے ساتھ رہنا سیکھنا ہے اور اس کے لئے محاذ آرائی کا طریقہ چھوڑ کر انجمن آرائی کا طریقہ اپنانا ہے ۔

اس دور میں سب سے زیادہ قتل وغارت اور فتنہ وفساد مذہبی اختلاف کی بنا پر کیا گیا ہے ۔ خاص طور پر برصغیر ہندو پاک میں ہر مذہب ومسلک کا دعویدار اپنے مسلک اور موٗقف کو سچا ثابت کرنے کیلئے دوسروں پر کیچڑ اُچھالنا ضروری سمجھتا ہے اس کے لئے ہر حربہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ ان مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں خود مذہب کے نام پر ہر سال سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں معصوم لوگ اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں ۔ ہزاروں بچے یتیم ہوجاتے ہیں عورتیں بیوہ ہوجاتی ہیں اور کتنے ہی ضعیف والدین بڑھاپے کے سہاروں سے محروم ہوجاتے ہیں ۔

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

ان ہی مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں کریم آف دی نیشن سائنسدان ، ڈاکٹر، پروفیسر، انجینئر اور دانشور موت کے گھاٹ اُتارے جاتے ہیں اور قوم کو اس قیمتی اثاثے سے محروم کیا جاتا ہے جس سے قوم فائدہ اٹھا سکتی تھی ترقی کر سکتی تھی۔

اس قتل و غارت کے نتیجے میں جو توڑ پھوڑ ہوتی ہے جو اقتصادی ضیاع ہوتا ہے اور جو اضطراب افراتفری اور بے چینی و بے یقینی کی فضا قائم ہوتی ہے اس کی داستانِ الم ناقابل بیان ہے۔

مذہبی اختلافات کی آڑ میں توڑ پھوڑ کرنے اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنے والے ان جنونیوں سے پوچھا جائے کہ آخر اس طرح اسلام کی کونسی خدمت آپ بجالاتے ہیں اور کون سا مذہبی یا سیاسی مسئلہ اس طریقے سے حل ہوسکتا ہے کیا ایک فرقے کے لوگ دوسرے فرقے کا مسلک قبول کر لیتے ہیں یا کیا آج تک اس ذریعے سے کسی فرقہ کے لوگوں نے اپنے مذہبی عقائد سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا ہے؟ ایسا تو کچھ بھی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مذہبی تشدّد کے نتیجے میں اس تشدد سے متاثر ہونے والے لوگ اپنے عقائد پر اور بھی زیادہ مضبوطی سے قائم ہو جاتے ہیں اور یہی فطرتِ انسانی بھی ہے کہ اسے ظلم و جبر سے نہیں بلکہ محبت و پیار سے ہم نوا بنایا جا سکتا ہے۔

عقائد کا اختلاف بھی دیگر اختلافات کی طرح دُنیا میں ہمیشہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا انسان اس بارے میں کلیّۃً آزاد ہے کہ اپنے دلی یقین کے مطابق جو عقیدہ چاہے اختیار کرے اور جن نظریات میں اپنی نجات چاہے تصور کرے لیکن کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ جبراً اپنے عقائد کسی پر ٹھونسے۔

اسلام دین فطرت ہے سلامتی امن اور رواداری کا دین ہے جو برداشت اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے جو آزادیٔ ضمیر کا علمبردار ہے اور جس کا ماٹو ہے لَکُمْ دِینُکُمْ وَلِیَ دِین یعنی تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین اور جس کا پیغام ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ

اس مقدس تعلیم کی رُو سے ہر مذہب و مسلک کے لوگوں کو اپنے مذہب و مسلک سے سروکار رکھنا چاہئے دوسروں کے معاملات سے نہیں ۔ ہاں اگر آپ خود کو حق پر اور دوسروں کو غلط راہ پر گامزن سمجھتے ہیں تو آپ ان کے خیر خواہ بن کر انہیں دعوت دے سکتے ہیں پیار اور محبت سے انہیں سمجھا سکتے ہیں نرمی اور ہمدردی سے ان تک اپنا پیغام پہنچا سکتے ہیں نہ کہ تشدّد اور تبرّا سے۔ بقول حاؔلی

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زبان سے
نہیں لگتی کچھ اس میں محنت زیادہ

دلوں کو محبت و مودّت اور ہمدردی و مروّت سے ہی اپنی جانب مائل کیا جا سکتا ہے نہ کہ زور زبردستی اور تشدد و تنفر سے۔

تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیرا انداز و نہ ہونا سست اس میں زینہار
دیکھ لو میل و محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دل کا شکار

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہودؑ)

حاصل کلام یہ ہے کہ ہمیں اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے ایک دوسرے کی عزت کرنی ہے۔ زندہ رہنا ہے اور دوسروں کو زندہ رہنے دینا ہے۔

We have to learn the art of difference management.

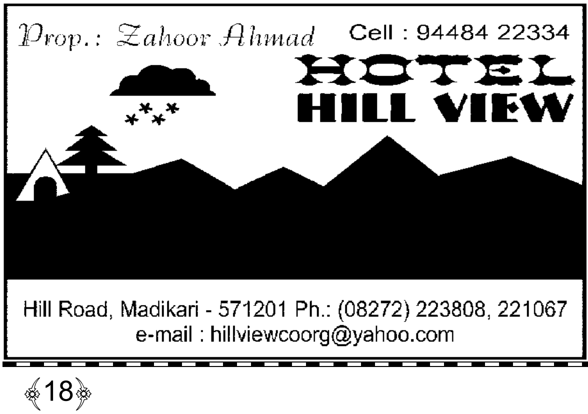

حاصل مطالعہ

(از: سید قیام الدین احمد برق مبلغ سلسلہ)

ایک دلچسپ تبادلہ خیال

درود شریف سے امت میں نبوت جاری ہونے کا ثبوت

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید عالم دین جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ مولوی محمد صاحب سے جو سرگودھا کے علاقہ میں رہتے ہیں اور فاضل دیوبند ہیں میرا تبادلہ خیالات ہوا مولوی صاحب موصوف نے نہایت ہوشیاری سے اپنے ایک ہم خیال شخص کو خود بخود ثالث بنا کر کرسی پر بٹھا دیا اس پر میں نے بھی اپنی طرف سے ایک احمدی کو ثالث تجویز کر دیا۔ ختم نبوت کی تحقیق پر دو دن سرگرم بحث ہوتی رہی بالآخر میں نے کہا جناب مولوی صاحب کل سے آپ مجھ سے یہ بحث کر رہے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور کوئی اُمّتی مقام نبوت نہیں پا سکتا مگر میں حیران ہوں کہ کہتے آپ کچھ ہیں اور عمل آپ کا کچھ اور ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور پانچ وقت نماز میں تو آپ دعا کرتے ہیں کہ خدایا! امت میں نبی بھیج اور مجھ سے آپ یہ بحث کر رہے ہیں کہ اب اُمّتی نبی بھی نہیں آسکتا مولوی صاحب جھنجھلا کر فرمانے لگے کہ میں ایسا کب کرتا ہوں اس پر میں نے کہا کہ مکرمی ذرہ وہ درود شریف تو پڑھ کر سنائیں جو آپ نماز میں پڑھا کرتے ہیں میرے کہنے پر مولوی صاحب نے یوں درود شریف پڑھا:۔

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

پھر میں نے مولوی صاحب سے اس کا ترجمہ کرایا اور پوچھا کہ مولوی صاحب وہ رحمتیں اور برکتیں جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ طلب کرتے ہیں آیا وہ وہی رحمتیں اور برکتیں ہیں جو آل ابراھیم کو ملی تھیں؟ مولوی صاحب نے فرمایا ہاں ٹھیک وہی ہیں۔ میں نے کہا کہ مکرم مولوی صاحب ان رحمتوں اور برکتوں میں تو نبوت بھی شامل ہے جو آپ ال محمد کے لئے طلب کرتے ہیں۔

اور اسی طرح اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا کے ذریعہ وہ سب انعامات طلب کئے جاتے ہیں جو منعم علیہ لوگوں کو ملے اور جو سورۃ النساء رکوع ۹ کی آیت اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ میں مذکور ہیں پس امت محمدیہ میں نبوت بھی طلب کرتے ہیں اور صدیقیت، شھادت اور صالحیت بھی کیونکہ جب آپ المَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور الضَّآلِّیْنَ کے رستہ سے بچنے کی دعا مانگتے ہیں تو اسی لئے کہ مغضوب اور ضال نہ بن جائیں۔ لہذا جب صراط مستقیم کے لئے دعا مانگتے ہیں تو اس کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں ہو سکتے کہ آپ منعم علیہ گروہ کے لئے انعامات طلب کرتے ہیں جو نبوت۔ صدیقیت۔ شھادت۔ اور صالحیت ہیں پس آپ امت کے لئے نبوت بھی طلب کرتے ہیں۔

میرے استدلال کو سن کر مولوی صاحب موصوف کے ثالث نے مجھے کہا کہ اب آپ بیٹھ جائیں میں مولوی صاحب سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پھر مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھنے لگے کہ مولوی صاحب! کیا آپ درود شریف میں آل محمد کے لئے حلوہ مانڈہ طلب کیا کرتے ہیں یا کچھ روحانی نعمتیں مولوی صاحب نے فرمایا نہیں روحانی نعمتیں طلب کرتے ہیں اس پر ثالث صاحب نے ان سے دوسرا سوال کیا کہ کیا آپ آل محمد ﷺ کے لئے وہی رحمتیں اور برکتیں طلب کرتے ہیں جو ال ابراھیم کو ملیں یا کچھ اور؟ مولوی صاحب موصوف فرمانے لگے وہی رحمتیں اور برکتیں طلب کرتا ہوں اس پر ثالث صاحب نے پوچھا کہ اچھا مولوی صاحب فرمائیں کہ آل ابراہیم کو کون کون سی رحمتیں اور برکتیں ملیں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ آل ابراھیم میں بڑے بڑے اولیاء کرام پیدا ہوئے اس پر ثالث نے کہا کہ پھر درود شریف کی دعا سے ال محمد میں بڑے بڑے اولیاء ہونے چاہئیں۔ مولوی

صاحب نے فرمایا ہاں پھر ثالث نے کہا اچھا فرمایئے آل ابراھیم کو اور کیا کیا رحمتیں اور برکتیں ملیں ؟ مولوی صاحب کہنے لگے ان میں بڑے بڑے مقربان بارگاہ الٰہی پیدا ہوئے اس پر ثالث نے کہا اچھا مولوی صاحب یہ بھی بتائیں کہ آل ابراھیم میں کوئی نبی بھی ہوا ہے یا نہیں؟ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہاں نبی بھی ہوئے ہیں اس پر ثالث نے فی الفور کہا کہ اچھا مولوی صاحب اگر یہ بات ہے تو میں آپ کے خلاف اور قاضی محمد نذیر کے حق میں ڈگری دیتا ہوں کیونکہ جب ال ابراھیم میں نبی ہوتے رہے تو آل محمد میں بھی نبی ہونے چاہئیں۔ اس پر مولوی صاحب بڑے پریشان ہوئے اور ایک عجیب عالم میں فرمانے لگے کہ یہ شخص مرزائیوں سے مل گیا ہے اس پر میں اُٹھا اور میں نے کہا مولوی صاحب سچ فرماتے ہیں کل یہ صاحب مولوی صاحب سے ملے ہوئے تھے اور آج میں نے احمدیت کی دلائل کی قوت سے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ آخر ثالث صاحب کو ازروئے انصاف کسی ایک کے ساتھ ہی ملنا چاہیے تھا۔ (بحوالہ کتاب شان خاتم النبیین صفحہ ۱۰۴۔۱۰۷) (مطبوعہ قادیان سن اشاعت ۱۹۷۷)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو پڑے

مشہور اسلامی لٹریچر ''الاحکام السلطانیہ'' صفحہ ۱۹۴ میں لکھا ہے:

ایک اعرابی حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور اپنی لڑکیوں کی ضرورتوں کا حوالہ دے کر شعر میں سوال کیا ، اور قسم کھا کر ان سے سوال کی تکمیل کی درخواست کی حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ اگر میں یہ سوال پورا نہ کروں؟

اعرابی نے کہا: پھر واپس چلا جاؤں گا حضرت عمرؓ نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ اعرابی نے ذیل کے دو شعروں میں جواب دیا۔

یکون عن حالی لتسألنّہ
یوم تکون الاعطیات ھنّۃ
وموقف المسئول بینھنّۃ
امّا الٰی نارٍ واَمّا الٰی جنّۃٍ

یعنی آپ سے میری حالت سے متعلق سوال ہوگا جس دن عطایا وہاں موجود ہوں گے اور جس سے پوچھا جائے اسے ان کے بیچ کھڑا کیا جائے گا پھر اسے جہنم یا جنت کی طرف بھیج دیا جائے گا۔

اعرابی کا یہ جواب سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے اور اتنا روئے کہ داڑھی تر ہوگئی۔ پھر خادم سے فرمایا کہ اسے ہمارا کرتہ دے دو یہ عطیہ اس کے شعر کی وجہ سے نہیں بلکہ اُس دن کے خوف کی وجہ سے دے رہا ہوں، میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں''۔

آوارگیٔ قلم سے ایک خوفناک فتویٰ دیو بندی د نیا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اگر کوئی عالم دین فَاَرْسَلْنَا اِلَیْھَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَرًا سَوِیًّا کی تشریح اور اس کے درج ذیل نتائج اخذ کرتے ہوئے اس طرح کہے:

اقتباس نمبر 1 :: ''یہ دعوٰی تخیل یا وجدان محض کی حد سے گزر کر ایک شرعی دعوٰی کی حیثیت میں آجاتا ہے کہ مریم عذرا کے سامنے جس شبیہہ مبارک اور بَشَرًا سَوِیًّا نے نمایاں ہوکر پھونک ماری وہ شبیہہ محمدی تھی

اس ثابت شدہ دعوی سے مبیّن طریق پر خود بخود کھل جاتا ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا اس شبیہہ مبارک کے سامنے بمنزلہ زوجہ کے تھیں جبکہ اس کے تصرف سے حاملہ ہوئیں''۔

اقتباس نمبر 2:: پس حضرت مسیح کی ابنیت کے ایک دعویدار ہم بھی ہیں مگر ابن اللہ مان کر نہیں بلکہ ابن احمد کہہ کر خواہ وہ ابنیت تمثالی ہی ہو''۔

اقتباس نمبر 3 :: حضور تو بنی اسرائیل میں پیدا ہوکر کل انبیاء کے خاتم قرار پائے اور عیسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل میں پیدا ہوکر اسرائیلی انبیاء کے خاتم کئے گئے جس سے ختم نبوت کے منصب میں ایک گونہ مشابہت پیدا ہوگئی الولدسر لابیہ''۔

اقتباس نمبر 4:: بہرحال اگر خاتمیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو حضور سے کامل مناسبت دی گئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسی کو بارگاہ محمدی سے خَلقاً وخُلقاً ومُقاماً ایسی مناسبت ہے جیسی کہ ایک چیز کو دو شریکوں یا باپ بیٹوں میں ہونی چاہئے''۔

براہ کرم مندرجہ بالا اقتباسات کے متعلق قرآن کریم وحدیث کی روشنی

میں دیکھتے ہوئے اس کی صحت یا عدم صحت کو ظاہر کر کے بتائیں کہ ایسا شرعی دعوٰی کرنے والا اہل سنت والجماعت کے نزدیک کیسا ہے؟

الجواب :: جو اقتباسات سوال میں نقل کئے گئے ہیں اس کا قائل قرآن عزیز کی آیات میں تحریف کر رہا ہے۔

بلکہ در پردہ قرآنی آیات کی تکذیب اور انکار کر رہا ہے جملہ مفسرین نے تفاسیر میں تصریح کی ہے کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے جو مریم علیہ السلام کی طرف بھیجے گئے تھے وہ شبیہہ محمدی نہیں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے کبھی یہ نہ سمجھا کہ ان مثل عیسٰی عنداللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون، کلمۃ القاھاالی مریم و روح منہ، فا رسلنا الیھا روحنا فتمثّل لھا بشرا سویا (الی قولہ)،فقال انا رسول ربک لا ھب لک غلامازکیا،قال ربک ھو علی ھین ولنجعلہ ایۃ للناس (الی آخرالایات)،ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین، کے قائل تھے اور اس پر اجماعِ امت ہے کہ وہ فرشتہ تھا جو حضرت مریم کو خوشخبری سنانے آیا تھا۔

شخص مذکور ملحد و بے دین ہے عیسائیت و قادیانیت کی روح اس کے جسم میں سرایت کئے ہوئے ہے اور اس ضمن میں عیسائیت کے عقیدے عیسی ابن اللہ کو ثابت کرنا چاہتا ہے جس کی تردید علی رأس الاشہاد قرآن نے کی ہے نیز لا تطردنی کما طردت النصارٰی فی عیسی بن مریم حدیث ہے۔ بابانگ دہل شخص مذکور کی تردید کرتی ہے۔

الحاصل یہ اقتباسات قرآن وحدیث و جملہ مفسرین اور اجماع اُمت کے خلاف ہیں ۔مسلمان کو ہرگز اس طرف کان لگانا نہ چاہئے بلکہ ایسے عقیدے والے کا بائیکاٹ کرنا چاہئے جب تک توبہ نہ کرلے۔ (سید مہدی حسن مفتی دالعلوم دیوبند)

اب سنئے کہ عبارت کس کتاب کی ہے اور کس عالم کے قلم سے یہ باتیں نکلی ہیں۔ ''اسلام اور مغربی تہذیب'' کے عنوان سے قاری طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کی ایک نئی کتاب چھپی ہے اس سے یہ اقتباسات لئے گئے ہیں۔اور انہی اقتباسات پر دارالعلوم دیوبند کے مفتی صاحب نے یہ فتوی دیا ہے کہ ایسے عقیدے والے کا بائیکاٹ کیا جانا چاہئے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

(دعوت سہ روزہ ایڈیشن ۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ صفحہ اوّل)

(بحوالہ کتاب ''مسلک دیوبند'' صفحہ ۹۳ تا ۱۴۱ ''علمائے دیوبند کی نگارشات کے آئینہ میں'')

Mansoor
9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed
9886145274
CARGO LINKS
J.N. Roadlines
TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available
Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni
Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P
No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
: 22238666, 22918730

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)

Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service

All kind of Electronics

Export & Import Goods &

V.C.D. and C.D. Players

are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Noor-ul-Mubeen Cell:9886294946
: 9902095153
Prop.

SARA FOOT WEAR

WHOLESAE & RETAIL

AcompletefamilyShowroom

Station Road, Yadgir, Dist. Gulbarga

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

* UK ⋆ IRELAND ⋆ FRANCE ⋆ USA ⋆
* AUSTRALIA ⋆ NEW ZEALAND ⋆
* MALAYSIA ⋆ SWITZERLAND ⋆ CYPRUS ⋆
* SINGAPORE ⋆ CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

* Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
* Comprehensive Free Counseling
* Educational Loan Assistance
* VISA Assistance
* Travel And Foreign Exchange Arrangements
* Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS

WE BUILD YOUR CAREER

www. prosperoverseas.com

PROSPER CONSULTANTS

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

جلسہ سالانہ کی غرض وغایت

از بلال احمد آہنگر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رُخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اذن کے تحت حقیقی مسلمانوں کی شیرازہ بندی اور انہیں اتحاد و یگانگت کی لڑی میں پروئے جانے کا سلسلہ ۱۸۸۹ء میں شروع فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور ارشاد الٰہی فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ کے تحت اس جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے ایک سہ روزہ سالانہ جلسہ قادیان میں تجویز فرمایا جس کی اہمیت و غرض و غایت کے متعلق آپ خود فرماتے ہیں:

''اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔''

نیز فرماتے ہیں:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ دین حق پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۳-۳۴۲ اشتہار ے دسمبر ۱۸۹۲ء)

الغرض جلسہ سالانہ ایک ایسا جلسہ ہے جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھ کر اسے ہمیشہ ہمیش کیلئے باعث برکت و رحمت بنا دیا ہے اور بلا شبہ یہی وہ واحد جلسہ ہے جس کے نتیجہ میں زہد اور تقویٰ اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور مؤاخات کا اعلیٰ سبق انسان کو حاصل ہوتا ہے اور وہ ہر چند یہ کوشش کرتا ہے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول کریم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔''

پھر اپنی دلی تمنا کا یوں اظہار فرماتے ہیں کہ:

''دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبائعین محض للہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں میرے دیکھنے میں مبائعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے۔''

(شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد ۶ صفحہ ۳۹۵-۳۹۴)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا کہ:

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

چنانچہ اس الہام الٰہی کو سامنے رکھ کر جب ہم تاریخ کو دیکھتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ ایک وہ دن تھا جبکہ اس جلسہ سالانہ میں شاملین کی تعداد صرف ۷۵ تھی۔ پھر ۱۹۴۶ء میں وہ دن آیا کہ جبکہ عہد خلافت ثانیہ میں شاملین جلسہ کی تعداد تینتیس ہزار سات سو چھیاسی تھی۔ اور ۲۰۰۵ء میں وہ دن بھی آیا جبکہ خلافتِ خامسہ کے مبارک دور میں اس جلسے میں شامل ہونے والوں کی تعداد ستر ہزار سے بھی بڑھ کر تھی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا کیا ہوا وعدہ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا بڑی شان کے ساتھ پورا کیا۔ وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس جلسہ کی امتیازی خصوصیت کونمایاں کر کے فرماتے ہیں:

''بے شک ہمارا جلسہ دوسرے دنیاوی جلسوں سے مشابہت رکھتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے ان سے ایک نمایاں امتیازی حیثیت حاصل ہے وہ لوگ محض دنیاوی ترقی اور مفاد سے تعلق رکھنے والی سکیموں کے ماتحت اکھٹے ہوئے ہیں لیکن آپ لوگوں کا یہ اجتماع خالص روحانی ہے جس سے کوئی دنیاوی غرض وابستہ نہیں بلکہ آپ صرف اس لئے اکھٹے ہوئے ہیں کہ خدا تعالی اور اس کے رسول کی باتیں سن کر اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

اور اس کے دین کی خدمت کا ایک نیا جذبہ اپنے اندر پیدا کر کے واپس جائیں اور فرمایا کہ ان ایام کو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کریں اور آپس میں اُخوّت اور محبت بڑھانے کی کوشش کریں کہ اس میں اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی اور اس میں ہماری جماعت کی ترقی کا راز پنہاں ہے۔''

(پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۶۳)

پس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو جہاں اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہاں شعائر اللہ میں دعائیں کرنے کا بھی بھر پور موقعہ ملتا ہے۔

چنانچہ حضرت صاحبزادہ عبد الطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''قادیان شریف میں وہی آرام سے رہتا ہے جو درود شریف بہت پڑھتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیعت سے محبت رکھتا ہے۔ مسجد مبارک میں اللہ تعالی نے مکہ اور مدینہ کی برکتیں نازل کی ہیں۔''

پس حقیقت میں یہی وہ بستی ہے جسکے متعلق الٰہی نوشتوں میں کدعہ اور یرو شلم کے الفاظ آتے ہیں اور بلا شبہ اس کا ذرّہ ذرّہ مقدس و قابل احترام ہے اس کی خاک کو کم و بیش ۳۷ سال مسیح پاک کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ اور آپ کی سانسیں اس کی فضاؤں اور ہواؤں کو معطّر و مطہّر بناتی رہیں اللہ تعالی نے مسیح پاک کی برکت سے اس بستی کو دار الامان بنا دیا جیسا کہ اللہ تعالی نے آپ کو الہام فرمایا کہ :

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا

جو شخص اخلاص اور خلوص دل سے اس میں داخل ہو گا وہ امن میں آ جائے گا۔

چنانچہ یہی وہ وجوہات تھیں جن کی بناء پر مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے دوستوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں۔ یہ جلسہ سالانہ قادیان ہر سال ہمارے لئے بے شمار برکتیں لے کر آتا ہے ہمیں دعائیں کرنے کا موقعہ ملتا ہے، درود شریف پڑھنے کی گھڑیاں میسر آتی ہیں، مسجد مبارک اور بیت الدّعا میں جانے کا موقعہ ملتا ہے آپس میں رشتہ تعارف ترقی پزیر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مزار مبارک سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرنے اور غلبہ اسلام کے لئے دعائیں کرنے کا نہایت ہی پر اثر ماحول ملتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''ایک دن آنے والا ہے جب قادیان کی سرزمین سے اٹھنے والی آواز دنیا کے کناروں تک پہنچے گی اور سورج کی طرح چمک کر دکھلائے گی کہ وہ سچے کا مقام ہے۔''

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ نمبر ۲۳۱)

آخر پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی منظوم کلام میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اس جلسہ کے لئے قومیں تیار کر رکھی ہیں جو عنقریب اس میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیں گی۔

تَرٰی نَصْرَ رَبِّیْ کَیْفَ یَاْتِیْ وَیَظْھَرُ
وَیَسْعٰی اِلَیْنَا کُلُّ مَنْ ھُوَ یُبْصِرُ
فَقَالَ سَیَاْتِیْکَ الْاُنَاسُ وَنُصْرَتِیْ
وَمِنْ کُلِّ فَجٍّ یَاْتِیُنَّ وَتُنْصَرُ
فَتِلْکَ الْوُفُوْدُ النَّازِلُوْنَ بِدَارِنَا
ھُوَ الْوَعْدُ مِنْ رَبِّیْ وَاِنْ شِئْتَ فَاذْکُرُ

(براھین احمدیہ)

اللہ تعالی ہر شریک جلسہ کو بے شمار برکتوں سے نوازے اور ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ اللہ تعالی ہر لحاظ سے اُن کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

رپورٹ پانچ روزہ
نیشنل فٹ بال کوچنگ کلینک کیمپ

زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

منعقدہ مورخہ 28/اکتوبر تا یکم نومبر 2009ء بمقام احمدیہ گراؤنڈ قادیان دارالامان

ای لیٹ فٹ بال اکیڈمی UK کے چیرمین جناب چرن جیت سنگھ گل صاحب کی پیش کش پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام پانچ روزہ نیشنل فٹ بال کوچنگ کلینک کیمپ کا انعقاد مورخہ 28/اکتوبر تا یکم نومبر 2009ء احمدیہ گراؤنڈ قادیان دارالامان میں کیا گیا۔

اس کیمپ میں ٹریننگ دینے کے لئے انگلینڈ سے تین انٹرنیشنل کوچ صاحبان تشریف لائے۔

1) Tommy Taylor (Player for West Ham United Football Club)

2) Lee Taylor (Youth Coach for Liverpool Football Club)

3) David Riddler (Retired Coach for Liverpool Football Club)

یہ معززین UK سے مورخہ 27/اکتوبر کو قادیان پہنچے۔ اسی روز بٹالہ میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا اور کیمپ کے اغراض ومقاصد بتائے گئے اور جماعت کی طرف سے کئے جانے والے خدمت خلق کے کاموں پر روشنی ڈالی گئی۔

اس کیمپ میں ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے دہلی، لکھنؤ، ہریانہ، گجرات، ہماچل، پنجاب اور قادیان کے 10 خدام سمیت کل 46 کوچز نے شمولیت کی۔ روزانہ ٹریننگ کے اوقات صبح 9 تا 11 بجے پھر دوپہر 1 تا 3 بجے کل 4 گھنٹے مقرر کئے گئے تھے۔ 11 تا 1 دو گھنٹے درمیان میں لنچ کے لئے مقرر تھا۔

جملہ مہمانان کرام کے قیام وطعام کا انتظام سرائے وسیم احمدیہ گیسٹ ہاؤس برائے VIPs میں کیا گیا تھا۔ ناشتہ، دوپہر، رات تینوں اوقات کھانے کا اچھا انتظام کیا گیا۔

کیمپ کی افتتاحی تقریب:

کیمپ کی افتتاحی تقریب مورخہ 28/اکتوبر 2009ء صبح 11 بجے زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی کے طور پر مکرم ومحترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم SSP صاحب بٹالہ، مکرم SDM صاحب بٹالہ، مکرم EX گورنر صاحب شملہ اور جملہ ناظر صاحبان ومعززین شہر شریک ہوئے۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنے دست مبارک سے نقاب کشائی کے ذریعہ کیمپ کا افتتاح فرمایا۔ محترم SDM صاحب اور محترم SSP صاحب نے کیمپ کے اہتمام پر مجلس کا شکریہ ادا کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا۔

کیمپ کی اختتامی تقریب:

مورخہ یکم نومبر سہ پہر 4 بجے احمدیہ گراؤنڈ میں اس کیمپ کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت پر محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر صدارت اس تقریب کی کاروائی عمل میں آئی۔ اس تقریب میں جناب سردار سیوا سنگھ سیکھواں صاحب منسٹر گورنمنٹ آف پنجاب بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ اسی طرح شہر کے رؤسا اور بلدیہ کے ممبران، اسکول کالجوں کے پرنسپل صاحبان، سیاسی وسرکاری افسران کے علاوہ ناظران، نائب ناظران، افسران صیغہ جات وعہدیداران، جملہ خدام واطفال نے شرکت فرمائی۔

درج ذیل اخبارات و نیوز چینل کے نمائندوں نے اس کیمپ کی Coverage کی اور خبریں شائع کیں:

Zee TV، DD پنجابی، چڑدی کلاں، ٹائمز آف انڈیا، اجیت، ہند سماچار، دینک باسکر، دینک جاگرن، ٹریبون۔

اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے دوررس ونیک نتائج ظاہر فرمائے اور مزید مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور سیدنا حضور انور کے اعلیٰ توقعات کے مطابق مجلس کے ہر شعبہ میں خدام واطفال کو فعال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

یادِ رفتگاں

(از: سید فہیم احمد نیشنل صدر بھوٹان)

آج مورخہ ۲۸/اگست بروز جمعہ بوقت تین بجے دوپہر معتبر ذرائع سے بذریعہ فون خبر ملی کہ عالم احمدیت کا دھڑکتا دل عظیم و مستند سیرت نگار علم و تحقیق کی معتبر کتاب و مقبول کامیاب عالم و باکمال مناظر عصر حاضر کی عبقری شخصیت و مؤرّخ احمدیت مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کا وجود کسی تعارف کا محتاج نہیں خاکسار اپنی ذاتی شوق کی بناء پر آپ کی مجلس سوال و جواب و تقریر بڑی دلچسپی سے سنا کرتا تھا۔ آپ کی بلند آواز اور انداز گفتگو ایسی کہ ہر ایک کو خیرا کردے جب آپ کی وفات کی افسوسناک خبر ملی تو حالت ایسی تھی گویا :

غنچے خموش پھول پریشان چمن اداس
کیا کہہ گئی ہے موج صبا سوچنا پڑا

یقیناً آپ کی زندگی ہر ایک واقف زندگی کے لئے قابل تقلید ہے۔ آپ نے اپنی عمر عزیز کے ہر ہر لمحے کو صحیح مصرف میں استعمال کیا جدو جہد کدو کاوش درس و تدریس دعوت و تبلیغ تصنیف و تالیف و مناظرات و اہم تعمیری امور سے بھرپور کامیاب زندگی گذاری اور عالم احمدیت کو اپنی مساعی جمیلہ سے مستفید کرتے رہے اور اپنے پیچھے مولفات و تصانیف مستفیدین و تلامذ کا ایک جم غفیر چھوڑا ہے۔ حقیقت میں ایک مومن مخلص عالم ربانی اور دعوت الی اللہ کی متاع حیات اور حیات جاودانی یہی ہے۔

مرحوم کے محاسن و خوبیاں ذکر کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ شاید کوئی بات ہمارے دلوں کو جھنجھوڑ ڈالے۔ اور سستی اور کاہلی میں پڑے کچھ جو ہر میدان عمل میں نکل پڑیں۔ شاید کسی کو عبرت حاصل ہو جائے اور بے عمل سے عمل کی راہ میں گامزن ہوجائے۔

مرحوم گوناگوں صلاحیتوں کے مالک تھے بیک وقت کامیاب مدرس عظیم مفکر و دانشور ممتاز نقاد بے نظیر مناظر۔ نصف صدی سے زائد عرصہ تک آپ تحریر و تقریر کی دنیا پر چھائے رہے۔ آپ کے مضامین پڑھنے سے آپ کے ذوق تحقیق، وسعت نظر اور قوت استدلال کا پتہ لگتا ہے۔ افسوس اب ایسی صورتیں کہاں دیکھنے کو ملیں گی جن کا وجود سراپا خیر، جن کی زندگی ایثار و ہمدردی سے عبارت تھی۔

ایسے کہاں ملیں گے نیک طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

آخر میں دعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کو مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی وفات سے عالم احمدیت جو خلا پیدا ہوا ہے اس خلا کو پُر کرنے کا سامان محض اپنے فضل پیدا کردے۔ آمین۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کی نانی محترمہ رشیدہ بیگم زوجہ مرحوم غلام رسول ڈار مورخہ 14 جولائی کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور اپنی زندگی کے آخری ایام تک تہجد ادا کرتی رہیں۔ مورخہ 21 اگست کو خاکسار کے ماموں مکرم شکیل رسول ڈار 45 سال کی عمر میں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اِنا للہ وان الیہ راجعون۔ مرحوم نیک فطرت اور اور ہر ایک سے نیکی سے پیش آنے والے انسان تھے۔ ابھی یہ غم تازہ ہی تھا کہ مرحوم موصوف کا بڑا بیٹا عزیز دیان رسول ڈار مورخہ 2 اکتوبر کو اچانک وفات پا گئے۔ ان پے در پے صدمات کی وجہ سے افراد خاندان بہت غم زدہ ہیں۔ قارئین کرام کی خدمت میں ان مرحومین کی درجات کی بلندی اور افراد خاندان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ (نسیم احمد ڈار نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433

SHAIKA LATIF

GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women

3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

اطلاع

جملہ عہدیداران و احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل تقرریوں کا ارشاد صادر فرمایا ہے:

1: مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد کے عہدہ پر اوران کی جگہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب کو ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی مقرر فرمایا ہے۔

2: سال 11-2010 دو سال کی ٹرم کے لئے مندرجہ ذیل صدران کے انتخاب کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

i: صدر مجلس انصاراللہ بھارت	مکرم قاری نواب احمد صاحب
ii: نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ	مکرم شعیب احمد صاحب
iii: صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب
iv: صدر لجنہ اماءاللہ بھارت	مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ

احباب جماعت ان تمام عہدیداروں سے بھرپور تعاون کرتے رہیں اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی منشاء مبارک کے مطابق خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ 05-11-09)

ضرورت ہے

قادیان میں تعمیر شدہ جماعتی عمارات اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ کی Maintanance کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مندرجہ ذیل اسامیاں قائم ہوئی ہیں۔

1)۔ الیکٹریشن (Electrition) (۲)۔ پلمبر (Plumber) (۳)۔ جنریٹر آپریٹر (Generator Operator) (۴)۔ کارپینٹر (Carpenter)

مرکز سلسلہ قادیان میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے نوجوان جن کے پاس مذکورہ بالا کاموں کا تجربہ اور ڈگری / ڈپلومہ ہو مصدقہ نقل اور مقامی صدر / امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست ناظر اعلیٰ قادیان کے نام ارسال کریں۔ جونیئر انجینئر کے Rank کو ترجیح دی جائے گی۔ گریڈ اور دیگر مراعات وغیرہ کے بارہ میں درخواست اور کوالیفکیشن کا جائزہ لیکر مطلع کیا جاسکے گا۔

2) جماعت کے نور ہسپتال قادیان میں کوالیفائڈ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے مرکز سلسلہ میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹرز اپنی ڈگری اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ مقامی صدر / امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

اسی طرح سینئر لیب ٹیکنیشن (Senior lab Tecnition) کی بھی ضرورت ہے۔ ڈگری ہولڈر اپنے مصدقہ سرٹیفکیٹ اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ایک فوٹو جو بنا ذریعہ ہدایت

حضرت مفتی محمد صادقؓ فرماتے ہیں:

میرے امریکہ پہنچنے کی خبر امریکہ کے متعدد اخباروں میں شائع ہوئی۔ چند دن بعد مجھے ایک خط ملا جو SAIN LOTUS شہر سے ایک لیڈی کی طرف سے تھا۔ جس میں لکھا تھا "میں جب بھی مشکلات میں مبتلا ہوتی ہوں تو بارگاہ الٰہی میں دُعا کرتی ہوں۔ جس کے نتیجے میں مجھے خواب میں ایک شخص دکھائی دیتا ہے۔ جس کا لباس ایشیائی ہے۔ جس کی بتائی ہوئی راہیں میرے لئے باعث مسرت ہوتی ہیں۔ میں خواب دیکھنے والی رات کی ہر صبح یہ ارادہ کرلیتی ہوں کہ اب کے بار اپنے محسن کا نام ضرور پوچھوں گی۔ مگر عین وقت پر بھول جاتی ہوں۔ یا یہ کہا جائے کہ ہوش کھو بیٹھتی ہوں۔ چونکہ وہ شخص بھی ہندوستانی ہی معلوم ہوتا ہے اور آپ بھی ہندوستان سے ہی آئے ہیں۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ اس بارے میں میری کچھ مدد کریں۔"

خط دیکھ کر میرے دل میں تین خیال پیدا ہوئے کہ اول تو حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ ہے۔ دوم اس زمانے کے مالک روحانیت خلیفۃ المسیح کی روحانیت ہے۔ یا چونکہ میں اس ملک میں دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں ہی ہوں۔ غرض میں نے اُسے تین فوٹو بھیجے۔ حضرت مسیح موعودؑ۔ خلیفۃ المسیح۔ اور اپنا۔ جواب۔ میں مجھے دو فوٹو واپس کردئے گئے۔ اور ایک جو حضرت مسیح موعودؑ کا تھا ان الفاظ کے ساتھ رکھ لیا گیا "آپ کا شکریہ مجھے میرا محسن مل گیا ہے"۔ یہی فوٹو اس کے احمدیت قبول کرنے کا باعث ہوا۔ (بحوالہ صادق بیتی صفحہ 28)

بجٹ لازمی چندہ جات برائے سال 10-09ء اور افراد جماعت ہائے احمدیہ کی ذمہ داری

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ امسال لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ جلسہ سالانہ) کا بجٹ برائے سال 10-09ء سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے نمایاں اضافہ کے ساتھ منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رواں مالی سال کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔نظارت ہٰذا کے ریکارڈ کے مطابق اکثر جماعتوں کے سیکریٹریان بجٹ کے بالمقابل تدریج کے اعتبار سے باقاعدگی کے ساتھ بروقت چندہ جات بجھواتے ہیں لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے بجٹ کے بالمقابل تدریج کے مطابق وصولی نہیں ہورہی ہے۔اس لئے ایسی جماعتوں کے سیکریٹریان مال و چندہ دہندگان کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔لازمی چندہ جات بروقت ادا کرنے چاہئیں جس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل ارشاد مبارک ہمیشہ ذہن نشین ہونا چاہئے۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔رسول کریم ﷺ حضرت موسیٰ ،حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندہ جمع کئے گئے۔پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اُسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ۔‘‘

نیز فرمایا:

’’پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ہر ایک کمزور بھائی کو چندہ میں شامل کرو۔یہ موقعہ ہاتھ آنے کا نہیں۔کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ 359-60)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’ساری زندگی جس جس کام کا مجھے موقعہ ملا ہے (دعوت الی اللہ) کے تعلق میں میں نے بڑے غور سے مطالعہ کر کے دیکھا ہے کہ جو بیعت کرنے والے شروع میں ایک دو سال بغیر قربانی کے رہ جائیں ساری عمر وہ درخت سوکھا رہتا ہے۔پھر جو شروع میں شروع کر دیں وہ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔اُن کی نگرانی کرنے والوں میں سے ہر ایک کو میں تاکید کرتا ہوں کہ ان آنے والوں کو روزمرّہ کچھ قربانی کی عادت ڈالیں۔جن کو عادت پڑ جائے گی اُن کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں تھمایا جائیگا۔خدا ایسے ہاتھ سے اُن کو رزق دیگا جس میں آپ کے ہاتھ کی ضرورت باقی نہیں رہیگی۔ان کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہونا چاہئے۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔آمین **(ناظر بیت المال آمد)**

مسجد محمود آباد کوڈیتھور صوبہ کیرلہ کا افتتاح

مورخہ 28 مئی 1989ء کو کوڈیتھور میں ایک مسلم تنظیم انجمن اشاعت اسلام نے جماعت احمدیہ کے ساتھ آمنے سامنے کھڑے ہوکر مباہلہ کیا۔اب اس واقعہ کو 20 سال پورے ہونے پر اُس تنظیم کا نام ونشان مٹ چکا ہے اور جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اسی مقام پر اُس نے ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی۔

مورخہ 15 نومبر کو ایک جلسہ میں مسجد محمود کی حسین وجمیل عمارت کا مکرم مولانا محمد عمر صاحب نے افتتاح فرمایا۔جلسہ عام سے مخاطب ہوتے ہوئے مقامی MLA مکرم جارج۔ایم۔تھامس نے احمدیوں کے تعمیر مسجد کے مقاصد کو سراہا۔مقامی سرپنچ نے کہا کہ میرے دل کے گوشے میں کہیں مذہب کے لئے جگہ ہے تو میں احمدیہ عقیدہ رکھتا ہوں۔صوبہ کیرلہ کے طول وعرض سے صدہا احمدی احباب اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے۔بیسیوں غیراز جماعت احباب نے جلسہ سنا۔مہمانوں کی تواضع کے لئے لنگر جاری تھا۔مسجد کی خوبصورتی کی اپنوں اور غیروں نے تعریف کی۔صبح 10 بجے سے شام 8 بجے تک مختلف دینی وعلمی تقاریر ہوئیں۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو متقیوں سے بھر دے اور اسلام احمدیت کی صداقت کو پھیلانے کا ذریعہ بنا دے۔آمین (غلام محمد اسماعیل مبلغ سلسلہ کوڈیتھور)

Samad Mob:9845828696

PORT

GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS

Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی

زیر اہتمام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان، برائے سال 2009ء

سال 2009 کو UNO کی طرف سے علم فلکیات کو وسعت دینے کے لئے "International Year of Astronomy" کے نام سے عالمی طور پر منایا جارہا ہے۔اس پس منظر کے پیش نظر نظارت تعلیم نے 2009ء کے مقابلہ مقالہ نویسی کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا تھا۔

"2009 عالمی فلکیات کا سال اور قرآن مجید کی فلکیات کے مضمون کو عظیم دین"

"2009 as International year of Astronomy and the great Contribution of the Holy Quran to the subject of Astronomy"

اس مقابلہ مقالہ نویسی میں درج ذیل احباب جماعت نے اول، دوم، سوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔

اول: مکرم محمد شریف کوثر صاحب، متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

دوم: مکرم سمیر احمد صاحب، متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

سوم: مکرمہ سیدہ سعدیہ اشرف صاحبہ آف جماعت احمدیہ حیدر آباد

اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور ان کے علم میں بے حد برکت عطا فرمائے۔آمین۔احباب جماعت ہائے ہندوستان کی مقابلہ مقالہ نویسی کی طرف بہت کم توجہ ہے اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔اُمید ہیکہ آئندہ سال احباب جماعت بڑھ چڑھ کر اس مقابلہ میں حصہ لیں گے۔اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Ph.: 2769809
MBC
Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال

نتیجہ کوئز کمپیٹیشن سال 2009ء

اول: عزیز عطاء الکریم راشد ابن مکرم راشد حسین قادیان

دوم: عزیز طلحہ احمد چیمہ ابن مکرم طاہر احمد چیمہ قادیان

سوم: عزیز کلیم احمد ابن مکرم محمد اسماعیل طاہر قادیان

خصوصی: عزیز آصف احمد ابن مکرم اسرار احمد ساندھن یوپی

سولات شمارہ ھذا

1: حضرت رسول اکرم ﷺ کے رضاعی بھائی کا نام کیا تھا؟

2: آنحضرت ﷺ نے ''سیف اللہ'' کا خطاب کس صحابی کو دیا تھا؟

3: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد ماجد کا نام کیا تھا؟

4: ''مسجد قبلتین'' سے کیا مراد ہے؟

5: حضرت مسیح موعودؑ کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں تھیں؟

6: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب خلافت پر متمکن ہوئے تو اُس وقت آپؓ کی عمر کیا تھی؟

7: مؤرخ احمدیت کا نام کیا تھا؟

8: ''مجھے اچھی مائیں دو میں اچھی قوم دوں گا'' یہ کس نے کہا ہے؟

9: ٹیسٹ کرکٹ میں ایک اننگ میں سب سے زیادہ اسکور کرنے والے کھلاڑی کا نام کیا ہے؟

10: کانگرس کی موجودہ چیئر پرسن کا نام کیا ہے؟

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل:　　　　نام والد:

عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

ملکی رپورٹیں

چنور سرکل نلگنڈہ: (ازمحمد مصطفےٰ کنڈوری) مورخہ ۱۳ستمبر ۲۰۰۹ء کو محترم قاسم صاحب صدر جماعت کی صدارت میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ خدام واطفال وغیرہ کی تعداد ۸۰ فیصد تھی۔ اسی طرح مورخہ ۱۹ستمبر کو محترم سید ولی صاحب قائد مجلس کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا اس اجلاس میں بھی خاکسار نے تقریر کی اور مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

وڈمان محبوب نگر: (ازایم۔مقبول) مورخہ ۱۸اکتوبر کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ اس روز اجتماعی تہجد اور اجتماعی تلاوت قرآن مجید کا بھی انعقاد عمل میں آیا۔ اسی طرح خدام واطفال نے ایک وقار عمل بھی کیا۔

سرکل امرتسر: (محمد سلیم مبشر سرکل انچارج) مورخہ یکم ودوم نومبر بمقام زیرہ دوروزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ تربیتی کلاسز کا انعقاد معلمین کرام کے ذمہ تھا۔ مورخہ 2 نومبر کو مکرم مولانا صغیر احمد صاحب طاہر نائب ناظر دعوت الی اللہ کی زیر صدارت تقاریری مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس پروگرام میں مکرم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی مہمان خصوصی تھے۔ اس پروگرام کے آخر میں تقریب آمین کا پروگرام منعقد کیا گیا جس میں 16 بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ آخر پر حاضرین میں شرینی تقسیم کی گئی۔

جالندھر: (غلام عاصم الدین سرکل انچارج) مورخہ 4 اکتوبر کو جالندھر میں مجالس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، اور انصار اللہ کا ایک روزہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع کے ساتھ ایک فری طبی کیمپ بھی منعقد کیا گیا۔ اجتماع میں مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی تقریب میں مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور محترم کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے شرکت کی۔

پانی پت ہریانہ: (ممتاز احمد معلم سلسلہ) اسرانہ ضلع پانی پت میں ایک ہومیو پیتھک کیمپ لگایا گیا جس سے نزدیک کے کئی گاؤں سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا اور یہ لوگ جماعت کے کاموں سے کافی متاثر بھی ہوئے۔

ھاری پاری گام: (محمد امین اظہار صدر جماعت) خدا کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کو ماہ اکتوبر میں ایک وسیع وعریض عیدگاہ قائم کرنے توفیق ملی۔ اس عیدگاہ کی ہمواری پر قریباً پچاس ہزار روپے کا خرچہ آیا جو کہ احباب جماعت ہاری پاری گام نے خود برداشت کئے۔ اللہ تعالیٰ اس عیدگاہ کو جماعت کے افراد کیلئے باعث برکت بنائے۔ آمین

آسنور: (ازغلام علی نائک قائد مجلس) جماعت احمدیہ آسنور کے ایک انتہائی غریب شخص کو ریچھ نے ماہ ستمبر میں بری طرح سے زخمی کر دیا۔ اس شخص کی حالت نہایت تشویش ناک تھی اور ڈاکٹروں نے علاج کے لئے ایک بڑی رقم کا مطالبہ کیا جو کہ اس غریب کے پاس نہیں تھی۔ چنانچہ محترم صدر جماعت کی اجازت سے مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان نے جمعہ کے روز مبلغ 10,000 روپے کی رقم جمع کر کے دی۔ یہ رقم اس غریب بیمار کو امداد کے طور پر دی گئی۔

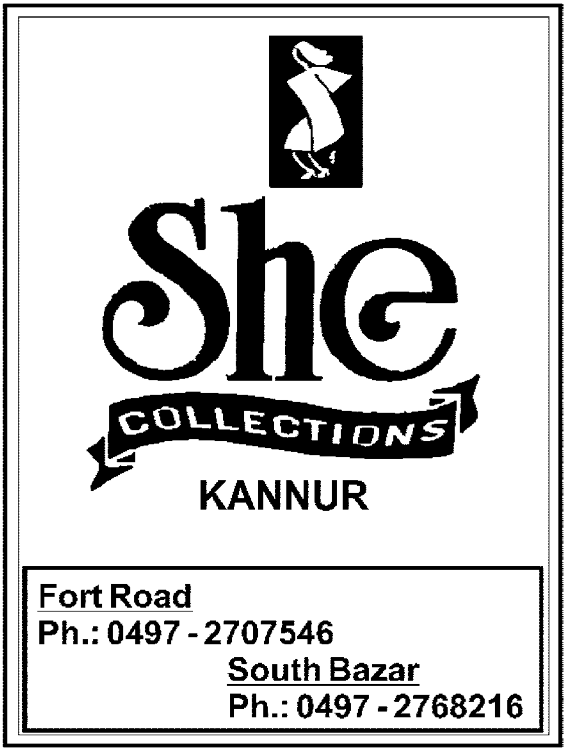

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰ کو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 20051 میں پی منصورہ زوجہ ایم منور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ ارا کینار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ۔ بقایمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-6-13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ، قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔کان کی بالیاں 2 گرام قیمت-2200 روپے حق مہر-2500 روپے خاوند سے وصول ہو چکا ہے میرا گزارہ آمداز خوردونوش ماہانہ 300 روپے ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔عبدالناصر الامتہ پی۔منصورہ گواہ۔ایم زعیم احمد

وصیت نمبر 20052 میں پی۔ٹی۔عبدالرحمن ولد علی محمد قوم مسلم پیشہ مزدوری عمر 44 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن ماتوٹم ڈاکخانہ ارا کنور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-05-12 وصیت کرتا ہوں کے میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ، بھارت ہوں گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(ا) ایک گھر جو کہ تین سیٹ پر مشتمعل ہے یہ میرے اور میری بیوی کا برابر حصہ ہے اس کا موجودہ ریٹ 400000 چارلاکھ ہے میرا حصہ دولاکھ 200000 روپے ہے (۲) موٹر سائکل جس کی قیمت 20000 بیس ہزار روپے ہے میرا گزارہ آمداز مزدوری 4000 روپے ہے ماہانہ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور مہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ، قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ۔ایم۔پی۔نوشاد العبد۔پی۔ٹی۔عبدالرحمن گواہ۔اے۔کے۔منصور احمد

وصیت نمبر 20053 میں کے پی عبدالناصر ولد کے پی محمد قاسم قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-5-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ، قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے 5.95 سینٹ زمین اور اس میں رہائشی مکان جس کی موجودہ قیمت اندازاً 4,25000 روپے ہوگی۔میرا گزارہ آمد مزدوری 3000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصی تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ، قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ٹی۔احمد سعید العبد۔کے پی عبدالناصر گواہ۔ائی کے منصور احمد

وصیت نمبر 20054:: میں این عبدالرشید ولد ای ہمزہ قوم مسلم پیشہ کاروبا عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتوٹم ڈاکخانہ اپا کنّا ر ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-5-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ-2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاح مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ایم ظفر احمد العبد۔این عبدالرشید گواہ۔ای کے منصور احمد

وصیت نمبر 20055:: میں کے مظفر احمد ولد ہمزہ کویا قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ ارا کیز ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-3-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز تجارت ماہانہ-5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا

ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ٹی احمد سعید　　　العبد۔کے۔مظفر احمد　　　گواہ۔کے۔ایس مظفر احمد

وصیت نمبر 20056:: میں ایم ایم محمد ولد ایم ایم محمد حسن قوم مسلمان پیشہ کاروبار عمر 56 سال تاریخ بیعت 18 سال کی عمر میں ساکن چلا کراہ ڈاکخانہ وینگا نیلور ضلع ترچور صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-05-23 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ چھ سینٹ زمین اور گھر اندازاً قیمت 2,60,000 (دو لاکھ ساٹھ ہزار) جسکا سروے نمبر 1/1/13 ہے۔ بارہ سینٹ زمین جس کی قیمت اندازاً 1,20,000 (ایک لاکھ بیس ہزار) روپے ہے۔ سروے نمبر 26/6۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ -18,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ۔ایم۔اے۔مبارک　　　العبد۔ایم۔ایم محمد　　　گواہ۔پی۔اے۔غلام احمد

وصیت نمبر 20057:: میں طاہر محمود ولد ماسٹر یعقوب احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-5-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہیچمدان خاکسار کے والدین اللہ کے فضل سے حیات ہیں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔مظہر احمد وسیم　　　العبد۔طاہر محمود　　　گواہ۔طارق محمود

وصیت نمبر 20058 میں وی۔زین الدین ولد وی۔محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 57 سال تاریک بیعت 1996 ساکن نیلی شیری ڈاکخانہ سوگا پورم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-5-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ قطعہ اراضی 5.5 سینٹ بمقام ایشوّرتھی۔ پونانی تحصیل سروے نمبر 206/3 اس پہ میرا اور میرے ایک غیر احمدی رشتہ دار کا مشترکہ ہے اس جائیداد کا نصف کا میں حقدار ہوں اسکی موجودہ قیمت -350000 تین لاکھ پچاس ہزار ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میر0ی یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔وی۔عبدالناصر　　　العبد۔وی۔زین الدین　　　گواہ۔ٹی۔ٹی۔کُنجو احمد

وصیت نمبر 20059:: میں بی کے امیچی باوا ولد ابراھیم مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن نیلی شیری ڈاکانہ سوگا پورم ضلح ملہ پورم صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-5-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے قطعہ اراضی مع مکان 11 سینٹ بمقام پونانی تحصیل پوناّنی سروے نمبر 20/2 جسکی موجودہ قیمت -400000 چار لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔پی۔عبدالناصر　　　العبد۔(بی کے) امیچی باوا　　　گواہ۔ٹی ٹی کنجو احمد

وصیت نمبر 20060:: میں رضیہ سلطانہ زوجہ مکرم محمد یونس خان قوم احمدی مسلمان پیشہ۔۔۔۔ پیدائشی احمدی ساکن طلاق محل ڈاکخانہ طلاق محل ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-5-2 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل

جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل اس وقت خاکسارہ کے پاس ایک جوڑی بالی بندے ہے جھمکی، انگوٹھی ایک عدد، نتھی ایک عدد، ایک لاکٹ ایک ہار ایک زنجیر تین عدد ناک کی کیل ،سونے کی ہے جو چار تولہ سونا ہے اس کی موجودہ قیمت -46000 ہے اور 250gm چاندی کی چیز ہے دو جوڑی پائیل، ایک جوڑی کنگن، ایک جوڑی ہاتھ پھول ہے جس کی موجودہ قیمت -6000 ہے ایک تین مرلہ زمین قادیان میں ابھی حال میں خریدی ہے جس کی قیمت رجسٹری ملا کر 2 لاکھ ہے کیونکہ خاوند باہر رہتے ہیں اس لئے وہ زمین خاوند کے کہنے پر میرے نام خریدی گئی ہے خاوند کے انے پر مشورہ کر کے جو بھی زمیں کی پوزیشن ہوگی اس کی اطلاع کارپرداز کو کردی جائیگی خاکسارہ کا حق مہر 10,000 روپے ہے وہ حق مہر بھی خاکسارہ خود ادا کریگی میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوگی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ۔منور احمد صاحب　　　الامتہ۔رضیہ سلطانہ　　　گواہ۔نسیم احمد

وصیت نمبر 20061:: میں شاہدہ پروین زوجہ مظفر احمد مبشر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گرداسپور صوبہ پنجاب ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-2-11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ ناک کا کوکا سونے کا قیمت اندازاً -500 روپے ہے اور چاندی پازیب ایک جوڑا وزن 52 گرام، بالی چاندی ایک جوڑا وزن 4.230 گرام، انگوٹھی چاندی ایک عدد وزن 3.600 گرام، سر میں کلیپ کا ایک جوڑا وزن 27 گرام، کل میزان وزن چاندی 86.830 گرام موجودہ قیمت مبلغ -1850 روپے ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -300 روپے ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوگی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ۔مکرم محمد تاج تبسم معلم　　　الامتہ۔شاہدہ پروین　　　گواہ مظفر احمد مبشر

وصیت نمبر 20062:: میں سید فتح حق ولد مکرم سید نور الحق مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-6-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ ابائی جائیداد فی الحال تقسیم نہیں ہوئی ہے جمشید پور میں ایک مکان مشترکہ ہے جس میں 4 چچا اور تین پھوپھیوں کا حصہ ہے اس کی انداز قیمت 5 لاکھ روپے ہوگی ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -4000 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم جون سے نافذ کی جائے ۔

گواہ۔مکرم انور احمد حیدر آبادی　　　العبد۔سید فتح حق　　　گواہ۔قریشی انعام الحق

وصیت نمبر 20063:: میں بابو خان ولد افضل خان قوم احمدی پیشہ کھیتی باڑی عمر 80 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنور ڈاکخانہ ننگلہ گھنور ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-01-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔۱) زمین 27 بیگہ قیمت اندازاً 6,75000 روپے 20,000 سالانہ آمد ہوتی ہے ۔۲) مکان تین کمروں پر مشتمل قیمت 50,000 روپے ۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ -20,000 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ۔انیس احمد خان　　　العبد۔بابو خان　　　گواہ۔طفیل احمد

وصیت نمبر 20064:: میں سائرہ بیگم زوجہ شیر محمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 47 سال تاریخ بیعت 1977ء ساکن نگل گھنو ڈاکخانہ نگلہ لیلا دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-02-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ مہر کی رقم 25000 روپے قابل ادا ۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ 300 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ

عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ واجد احمد سولیجہ العبد۔ سائرہ بیگم گواہ۔ احسن خان

وصیت نمبر 20065:: میں محمد احمد خان ولد محمد حنیف خان قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ گنج کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 21-04-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -2200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ محمد سعید العبد۔ محمد احمد خان گواہ۔ منور احمد ناصر

وصیت نمبر 20066:: میں ممتاز احمد ولد پیر بخش قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن بہوا ڈاکخانہ بہوا ضلع فتح پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 20-04-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کے پاس صرف ایک مکان ہے موجودہ قیمت 50,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ اسلام الدین العبد۔ ممتاز احمد گواہ۔ سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20067:: میں چودھری نور محمد خان ولد چودھری برکت اللہ قوم ملکانہ پیشہ کھیتی باڑی عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن علی گڑھ ڈاکخانہ سول لائن علی گڑھ ضلع علی گڑھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 13-04-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میرے پاس سانڈھن میں واقع زرعی زمین ساڑھے بارہ بھیگے ہے موجودہ قیمت اندازاً پندرہ لاکھ روپے۔ اس کے علاوہ ایک رہائشی مکان ہے جو سانڈھن میں واقع ہے اور تین بھائیوں میں مشترکہ ہے موجودہ قیمت دو لاکھ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان علی گڑھ میں ہے جو سرکاری زمین پر بنایا گیا ہے ابھی یہ زمین سرکار نے خاکسار کے نام نہیں کی ہے جب بھی یہ کاروائی مکمل ہو جائے گی مجلس کارپرداز کو اس کی اطلاع کر دوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ -2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ ضیاء احمد العبد۔ چودھری نور محمد خان گواہ۔ شمشاد احمد ظفر

وصیت نمبر 20068:: میں محمودہ بیگم زوجہ چوہدری نور محمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن علی گڑھ ڈاکخانہ علی گڑھ ضلع علی گڑھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 13-04-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مہر کی رقم 25000 روپے قابل ادا بذمہ خاوند۔ سونے کی دو عدد چوڑیاں۔ گلے کی زنجیر۔ ایک گلے کا ہار سونے کا۔ ایک عدد سونے کی انگوٹھی، کانوں کی بالیاں۔ چاندی کی پازیب۔ سونے کا کل وزن اڑھائی تولہ اندازاً قیمت 25,000 روپے چاندی کا وزن پانچ تولے قیمت اندازاً پانچ صد روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش 500 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ چوہدری نور محمد خان العبد۔ محمودہ بیگم گواہ۔ ضیاء احمد

KANNUR CITY CENTRE

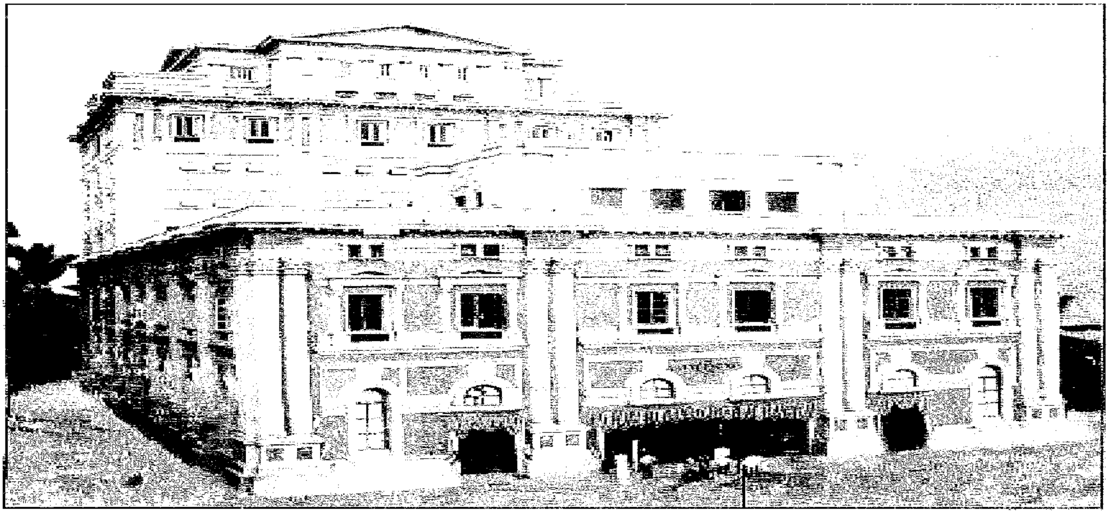

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Inta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V is the fifth Successor of the Promised Messiah. May Allah support him with His mighty help.

By God's grace I was forunate to study the Signs of lunar and solar eclipses under the guidance of the late Hazrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV. May Allah shower His mercy upon him. I am extremely grateful to him and to our present spiritual Head, Hazrat Khalifatul Masih V, for their valuable encouragement and prayers. May Almighty God guide all of us to the right path.

For further details, please visit our website www.alislam.org.
1)http://www.alislam.org/library/sign.html
2)http://www.alislam.org/library/articles/new/TruthAboutEclipses.html
3)http://www.alislam.org/topics/eclipses/response-to-mcnaughton.htmlz

يَـا اَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
مِـنْ قَبْـلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَـفَـاعَةٌ وَالْـكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

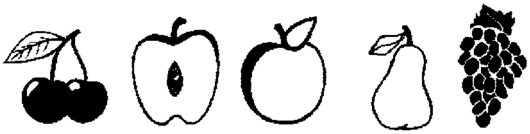

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

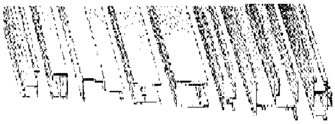

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

'Are you not afraid to deny the Hadees of the Messenger of Allah, peace and blessings of Allah be upon him, even though its truth has become manifest as the bright Sun? Can you present a Sign like this in any age in the past? Do you read in any book that some person claimed to be from Almighty God and then in his time in Ramazan, the lunar and solar eclipses occurred as you have now seen? If you are aware then relate it and you will get one thousand rupees as reward if you can show. So prove it and take this reward and I make Almighty God a witness over this promise and you also be witness and God is the Best of all witnesses, and if you cannot prove, and you will never be able to prove, then guard against the Fire which is prepared for those who create disorder.'

Drawing attention to these eclipses, the Promised Messiah, peace be on him, admonished mankind to turn to God. He stated that it has been put in his heart that these lunar and solar eclipses which had occurred in Ramazan are meant as warning for those who follow Satan and are transgressing. Almighty God warns them and also all those who follow their evil desires, forsake truth, tell lies and disobey Almighty God. He also stated that the Holy Prophet (may peace and blessings of Allah be upon him) had also said that the sun and the moon are two Signs among the signs of Almighty God, they are not eclipsed for the death or birth of any person but He warns mankind with them, so we should soon be engaged in Prayer when eclipses are seen. (Noorul Haq Part II)

Hazrat Ahmad, peace be on him, also declared on oath that he is the Promised Divine Messenger and that the lunar and solar eclipses are Divine Signs for him. For example he wrote:

> "And I also swear by Almighty God that I am the Promised Messiah and I am the same person who was promised by the prophets. There is news about me and my age in the Torah and the Gospel and the Holy Quran. It is stated that there would be eclipses in the sky and severe plague on the earth.
>
> *(Dafiul Bala p 18)*
>
> In a verse he stated:
>
> "O my dears, the man who was to come has already come, Even the sun and the moon have disclosed this secret to you."

Almighty God says in the Holy Quran:

> "He (Allah) is the Knower of the unseen, and He reveals not His secrets to an anyone, except to him whom He chooses, namely a Messenger of His.(72:27,28)

The remarkable prophecy and its grand fulfillment in our age, therefore bears eloquent testimony to the truth and greatness of our most reverend master Holy Prophet Muhammad (may peace and blessings of Allah be upon him).

The Promised Messiah (peace be on him) passed away in 1908 but his noble mission of calling mankind to God Almighty is being continued with great zeal by his worthy Successors (known as Khalifatul Masih).

Our present spiritual Head Hazrat Mirza

solar eclipse is seen from a much smaller area. It often happens that a solar eclipse is visible from a sparsely populated area or from an ocean. The solar eclipse of 6th April 1894 was visible from a large part of Asia including India. The Promised Messiah and his companions saw it from Qadian and offered Prayer. The Promised Messiah wrote that people should ponder over this fact that the Sign was manifested in his country as the wisdom of God does not separate the Sign from the person for whom the Sign is meant.

According to another Hadees the eclipses would occur twice in Ramazan. It happened accordingly. In 1895 lunar and solar eclipses occurred in the month of Ramazan on 11th and 26th March respectively. These eclipses were visible in the west. They were not visible from Qadian, but when these eclipses occurred, the dates in Qadian were again 13th and 28th Ramazan. The Promised Messiah made mention of these eclipses also in his book "Haqiqatul Wahi".

Objections have been raised that lunar and solar eclipses have occurred in the month of Ramazan several times and hence this could not serve as a reasonable criterion for the identification of a Divine Reformer. A study of the frequency of eclipses shows that in a period of about 22 years, we have a year, or more commonly two consecutive years, in which both lunar and solar eclipses occur in the month of Ramazan over some part of the earth or the other. It is not necessary that both eclipses should occur over the same place. But it is worthy of note that the occurrence of both eclipses on the specified dates of Ramazan from a particular place is quite a rare event. Professor G. Mohan Ballabh and I have indicated that we have to go back by more than 600 years to the year 1287 CE (686 Hijri) to get again the eclipses on 13th and 28th Ramazan from Qadian.(Review of Religions, September 1994)

The presence of the claimant is a vital part of the prophecy. The prophecy does clearly say that such Signs were not shown for any other person before. The Hadees therefore furnishes an unambiguous criterion for the recognition of the Promised Imam Mahdi.

The Promised Messiah (peace be on him) wrote:

> "From the time man has come to this world, these lunar and solar eclipses have occurred as Signs only in my age for me, and before me nobody had this circumstance that on one hand he claimed to be the Promised Reformer and on the other hand, after his claim, lunar and solar eclipses occurred in the month of Ramazan on the appointed dates and he stated that these lunar and solar eclipses are Signs for him." *(Chashmae Marifat p 315)*

We do not have any evidence of any person claiming that eclipses were Divine Signs for him except our reverend master Hazrat Mirza Ghulam Ahmad the Promised Messiah (peace be on him).

In his book Noorul Haq Part II the Promised Messiah (peace be on him) wrote as follows:

Ramazan (i.e. on the first of the nights on which lunar eclipse can occur) and the sun will be eclipsed on the middle day of Ramazan (i.e. on the middle one of the days on which solar eclipse can occur) and these Signs have not appeared since God created the heavens and the earth."
(Darequtani Vol. 1 p. 188. Delhi)

These Signs have been mentioned in the books of both Sunni and Shia sects. Eminent Muslim scholars have quoted this Hadees in their books.

Eclipses occur according to the laws of nature. The moon revolves around the earth and completes a revolution in one month. Both of them together revolve around the sun and complete a revolution in one year. During the motion, when the earth's shadow falls on the moon, lunar eclipse occurs, and when the moon's shadow falls on the earth, solar eclipse occurs. The month of the Islamic Calendar (Hijri) begins with the first sighting of lunar crescent. If the Hijri Calendar is used, the dates on which a lunar eclipse can occur are 13, 14 and 15, and the dates on which a solar eclipse can occur are 27, 28 and 29. The prophecy requires that the lunar eclipse should occur on the first of the three nights in Ramazan, i.e. on the thirteenth of Ramazan, and the solar eclipse should occur on the middle of the three days in Ramazan, i.e. on the twenty eighth of Ramazan. For a detailed discussion of the dates please visit our website www.alislam.org.

The prophecy was fulfilled in this manner. Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, a devoted follower of the Holy Prophet Muhammad s.a.w. (peace and blessings of Allah be upon him), received the first revelation regarding his appointment as Divine Reformer in 1882 C.E. In 1889 under Divine command he took the first oath of allegiance and formed the Ahmadiyya Muslim Jamaat. Later, in the year 1891 he claimed to be the Promised Messiah and Mahdi on the basis of Divine revelations which he received. In support of his claims, Hazrat Ahmad (peace be on him) also gave arguments but the contemporary theologians rejected his claims, and he met a storm of very severe opposition. The prophesied eclipses then occurred in 1894 (1311 Hijri) over Qadian on exactly the dates specified in the prophecy. The lunar eclipse occurred on 13th Ramazan, (21st March after sunset) and the solar eclipse occurred on Friday, the 28th Ramazan (6th April) in the forenoon. Both the eclipses were visible from Qadian, the place of the Promised Messiah, peace be on him.

Soon after the celestial signs were witnessed, Hazrat Ahmad the Promised Messiah, peace be on him, wrote a book entitled 'Noorul Haq' i.e, Light of Truth (Part II) in which he stated that his claim, under Divine command, of being the Promised Messiah and Mahdi, has been testified by the Signs of lunar and solar eclipses. He emphasized in this book that this is a great Divine Sign and such a Sign was not shown for any other person in the past. He also drew attention to several properties of the eclipses which make the Signs very impressive.

(Review of Religions, November 1989)

When a lunar eclipse occurs it can be seen from more than half of the earth's sphere, but a

The Signs of Lunar and Solar Eclipses
for the Promised Messiah and Mahdi

Saleh Mohammed Alladin

Almighty God, Who is Gracious and Merciful, has always been providing for all our needs. Whenever righteousness disappears and vices and sins dominate the world, He sends one of His chosen servants for the spiritual regeneration of mankind. The religions of the world give us glad tidings of the advent of a great Divine Reformer in the Latter Age when the world would drift away from God. The Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him) called him Messiah and Mahdi (Spiritual Reformer). He urged his followers to swear allegiance to the Mahdi even if they had to go crawling over ice and to convey his greeting of Salam to him.

Among the signs described to enable us to recognize this great Divine Reformer of the Latter Age are the heavenly signs of lunar and solar eclipses. The Holy Quran mentions eclipses as important signs of the approach of Resurrection. It says:

> 'He asks, 'When will be the day of Resurrection? When the eye is dazzled, and the moon is eclipsed, And the sun and the moon are brought together, On that day man will say, whither to escape?'
>
> (75:7-11)

It may be noted that a solar eclipse occurs when both the sun and the moon are together on the celestial sphere.

In the Holy Bible, Jesus (peace be on him), mentioning the Signs of his second advent, says:

> 'Immediately after the tribulation of those days shall the sun be darkened and the moon shall not give her light.'
>
> (Matthew 24:29)

In the Hindu religion, Mahatma Surdasji has mentioned that when Kalki Avtar would appear, the moon and the sun would be eclipsed and there would be much violence and death (Sursagar).

In the Holy book of Sikhs, Sri Guru Granth Sahib, it is stated that when Maharaj would come as Nahkalank, the sun and the moon would be his helpers.

(Sri Guru Granth Sahib).

Valuable details of the prophesied eclipses, have been given by the Holy Prophet Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him. Hazrat Ali bin Umar Albaghdadi Addarqutani, an eminent authority on the Hadees (i.e. Sayings of the Holy Prophet s.a.w.) who lived from 918 to 995 of the Christian Era (CE), which corresponds to 306 to 385 Hijri, has recorded the following Hadees narrated by Hazrat Imam Baqar Muhammad bin Ali, son of Hazrat Imam Zainul Abedeen (may Allah be pleased with them), who was the great grandson of the Holy Prophet (may peace and blessings of Allah be upon him).

> "For our Mahdi there are two Signs which have never appeared before since the creation of the heavens and the earth, namely, the moon will be eclipsed on the first night in

فٹ بال
کوچنگ
کلینک ۲۰۰۹ء کا
منظر

فٹ بال
کوچنگ
کلینک ۲۰۰۹ء کا
منظر

اس کیمپ میں
ٹریننگ کے لئے
آئے ہوئے کوچز کی
انٹرنیشنل کوچز کے
ساتھ ایک گروپ فوٹو

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 28 | December 2009 | Issue No. 12

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

Rs. 15/-

مسجد احمدیہ کوڈیاتھور، کیرلہ۔ اس مسجد کا افتتاح 15 نومبر 2009ء کو ہوا

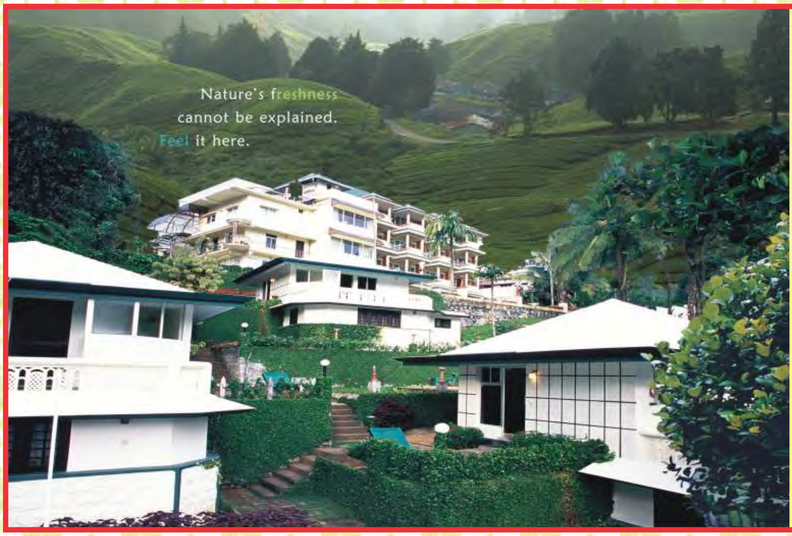

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange